وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرْ

قرآنی سورتوں کا مختصر

خلاصہ

مرتب

سید عبدالوہاب شیرازی

(نوٹ: یہ کتابچہ ابھی شائع نہیں ہوا۔)

ضروری گذارشات

☆......چونکہ یہ خلاصہ ریڈیو اناؤنسمنٹ کرتے ہوئے اس کے مطابق مرتب کیا گیا ہے اسی لئے اس کا انداز کتابی یا تحریری سے زیادہ بیانی یا تقریری ہے، جس میں اناؤنسمنٹ اور محدود وقت کا خیال بھی رکھا گیا ہے۔

☆......بعض الفاظ پر حرکات (زبر، زیر، پیش) بھی لگائی گئی ہیں تا کہ پڑھنے والے کو دشواری نہ ہو۔

☆......پیراگراف اس ترتیب سے بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر کسی کو مزید مختصر کرنا ہو یا کسی پیراگراف کو چھوڑنا ہو تو وہ کسی بھی پیراگراف کو چھوڑ بھی سکتا ہے اور کسی بھی پیراگراف پر اپنی بات ختم بھی کر سکتا ہے۔یعنی اگر اناؤنسمنٹ مختصر کرنی ہو تو کسی بھی پیراگراف پر بات ختم کی جا سکتی ہے۔

بعض وجوہات سے اناؤنسمنٹ کے لئے دو چار منٹ سے زیادہ وقت نہیں دیا جاتا ہے اس لئے اس خلاصے کو انتہائی مختصر اور جامع بنانے کی اپنی طور پر بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ میں اس کوشش میں کتنا کامیاب ہوا اس کا فیصلہ تو قارئین اور سامعین ہی کر سکتے ہیں۔ اگر کسی قسم کی کوئی غلطی دیکھیں تو فوراً اطلاع دیں، جزاک اللہ

sherazi313@gmail.com 0313-5683475 - 03215083475

ماخذ

معارف القرآن	مفتی محمد شفیعؒ
دروس القرآن	صوفی عبدالحمید سواتیؒ
فتح الحمید	مولانا فتح محمد جالندھریؒ
قرآنی سورتوں کا نظم جلی	مولانا خلیل الرحمٰن چشتی
خلاصہ مضامین قرآن	حافظ نوید احمدؒ
خلاصۃ القرآن	قاری محمد امینؒ
خلاصۃ القرآن	مولانا اسلم شیخوپوری شہید
تفسیر عتیق	مفتی عتیق الرحمٰن شہید
خلاصہ تعلیماتِ قرآن	پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

پارہ نمبر1

سورۃ الفاتحہ..................سورۃ نمبر 1.

سورۃ فاتحہ مکی ہے، جس میں ایک رکوع اور سات آیاتِ بینات ہیں۔

فاتحہ کے معنیٰ ہیں شروع کرنے والی، چونکہ یہ سورہ مبارکہ قرآن کریم کے شروع میں آئی ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''فاتحہ'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ کو قرآن کریم کا خلاصہ بھی کہا جاتا ہے، یہ سورہ مبارکہ صرف سات آیاتِ بینات پر مشتمل ہونے کے باوجود قرآن کریم کے بنیادی مقاصد کو بیان کرتی ہے۔ اسی لئے اس سورہ مبارکہ کو ''اُمُّ القرآن'' اور ''اساس القرآن'' بھی کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم کے بنیادی مضامین تین ہیں: توحید، رسالت اور قیامت۔

اس سورہ مبارکہ کی ابتدائی دو آیات اور چوتھی آیت میں توحید کا بیان ہے۔ تیسری آیت میں قیامت کا ذکر ہے۔ جبکہ پانچویں اور چھٹی آیتِ مبارکہ میں نبوت اور رسالت کی طرف اشارہ ہے۔

اسی طرح اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات، عبادت و ہدایت اور مدد کا ذکر بھی ہے۔

ایک طرف انبیاء اور صلحاء کا تذکرہ ہے تو دوسری طرف ان قوموں کی رَوِش سے بچنے کی دعاء ہے جو اللہ کے غضب کی مستحق اور گمراہی کا شکار ہوئیں۔

شاید پورے قرآن کریم کی یہی جھلک دکھانے کے لئے ہمیں بار بار نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

پارہ نمبر1

سورۃ البَقَرہ..................سورۃ نمبر2

سورہ بقرہ مَدَنی ہے جس میں 40 رکوع اور 286 آیاتِ بینات ہیں۔

عَرَبی زُبان میں ''**بَقَرۃ**'' گائے کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ میں بقرہ کا لفظ بھی آیا ہے اور گائے ذبح کرنے کا واقعہ بھی بیان ہوا ہے، اسی لئے بطور علامت اس سورہ مبارکہ کو ''بقرہ'' کہتے ہیں۔

یہ سورہ مبارکہ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورہ مبارکہ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لانے سے مسلمانوں کو یہود اور منافقین کا سامنا کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سارے سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل سے واسطہ پڑا۔

چنانچہ اس سورہ مبارکہ کے آغاز میں انسانوں کی تین قسمیں بیان کرنے کے بعد عبادتِ ربّ اور قرآن حکیم کی حقانیت کو بیان کیا گیا۔(1 تا 39)

پھر یہودیوں کی چالیس بیماریاں بیان کر کے ان پر فرد جرم (Charge Sheet) عائد کرتے ہوئے امامت کے منصب سے معزولی اور امتِ محمدیہ کو اس منصب پر فائز کرنے کا اعلان ہوا۔(40 تا 283)

اس سورہ مبارکہ میں ''جادو، وصیت، روزہ، اعتکاف، قرض، حرمتِ سود، طلاق، نکاح، مہر، اور رضاعت کے مسائل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ طالوت اور جالوت کا قصہ جبکہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے حوالے سے حضرت ابراہیم اور حضرت عزیر علیہما السلام کے قصے بھی بیان ہوئے۔

سورہ بقرہ کی آیت کریمہ 141 پر پہلے پارے کی تکمیل ہوجاتی ہے اور آیت کریمہ 142 سے دوسرے پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر2

سورۃ البَقَرَہ..................سورۃ نمبر2

سورہ بقرہ کی تلاوت جاری ہے۔

☆......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ! یقیناً جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے، اُس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

☆......ایک اور روایت میں ارشاد ہے: سورہ بقرہ پڑھا کرو، اس لئے کہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے اور کا چھوڑ دینا باعثِ حسرت ہے، اہلِ باطل (یعنی جادوگر) اِس کے پڑھنے والے پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

ہجرت مدینہ کے بعد مسلمان 17 ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے رہے، لیکن پھر تحویل قبلہ کا حکم آیا اور ساتھ ہی امت بھی تبدیل کر دی گئی، یعنی دنیا کی امامت سے بنی اسرائیل کو معزول کر کے یہ ذمہ داری امتِ مسلمہ کو سونپ دی گئی۔

سامعین

دوسرے پارے میں مختلف اَحکام بیان ہوئے ہیں، خصوصا روزوں کے ضمن میں یہ بات بیان ہوئی کہ ایک روزہ تو وہ ہے جو رمضان میں فرض ہے جبکہ ایک روزہ زندگی بھر کا ہے، یعنی حرام مال کھانا، خاص طور پر حکام کو رشوت دینا یا لینا۔

اِس کے علاوہ دوسرے پارے میں مناسکِ حج و عمرہ، جہاد کی فرضیت، شراب اور جوئے کی حرمت، یتیموں کے حقوق سمیت عورتوں کے مخصوص مسائل بھی بیان ہوئے ہیں۔

سورہ بقرہ کے آخری حصے میں ''سود'' کی حرمت بیان کرتے ہوئے سُود خور کو دوزخی قرار دیا، اور پھر بھی سود سے اجتناب نہ کرنے والوں سے ''اعلان جنگ'' کیا گیا ہے۔

سورہ بقرہ کی آیت کریمہ 252 پر دوسرے پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 253 سے تیسرے پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر3

سورۃ آلِ عمران.......................سورہ نمبر3

سورہ آلِ عمران مَدَنی ہے جس میں 20 رکوع اور 200 آیاتِ بینات ہیں۔

''آلِ عمران'' کا مطلب ہے عمران کا خاندان۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ کے چوتھے رکوع میں آلِ عمران کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اِس سورہ مبارکہ کا نام ''آلِ عمران'' رکھا گیا۔

☆......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قیامت والے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سورہ آلِ عمران اور سورہ بقرہ دو بادلوں، دو سایوں اور دو روشنیوں کی صورت میں ظاہر ہو کر جھگڑیں گی۔ (مسلم)

نجران سے عیسائیوں کی ایک جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث اور مناظرہ کرنے آئی تھی، اس سورہ مبارکہ میں ان کے پیش کردہ سوالات کے جوابات دینے کے ساتھ ساتھ ان کو مباہلہ کا چیلنج بھی کیا گیا ہے۔ (61)

جس طرح سورہ بقرہ میں یہود کے جرائم گنوا کر فردِ جُرم عائد کی گئی تھی، اسی طرح اس سورہ مبارکہ میں نصاریٰ پر فردِ جرم (Charge Sheet) عائد کی گئی ہے۔ اور بار بار یہ بات بتائی گئی کہ اللہ کے علاوہ کوئی ''اِلٰہ'' نہیں ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں چار مضامین خاص طور پر بیان ہوئے ہیں:

۱۔ اہل کتاب کو اسلام کی دعوت دی جائے، ان سے مکالمہ، مباحثہ، مجادلہ اور مباھلہ کیا جائے۔

۲۔ اہل کتاب میں موجود ''خیر'' کو دریافت کر کے اسلام کے حق میں استعمال کیا جائے۔

۳۔ اہل کتاب میں موجود ''شر'' سے آگاہی حاصل کر کے اس سے بچا جائے۔

۴۔ امتِ مسلمہ کی صفوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا جائے، تقوے کی بنیاد پر امت کی تنظیم کی جائے۔

اس کے علاوہ اس سورہ مبارکہ میں کعبہ کی فضیلت، حج کی فرضیت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم، سُود کی ممانعت، بُخل کرنے کی وعید اور اچھے کاموں میں خرچ کرنے کی فضیلت سمیت، کافروں سے مرعوب نہ ہونے، جہاد میں ثابت قدم رہنے اور جنگ احد میں شکست کے اسباب اور حکمتیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ شہید ہونے والے مسلمانوں کے عزیز و اقارب کی تسلی کے لئے یہ سورہ مبارکہ نازل کی گئی۔

<u>سورہ آلِ عمران کی آیت کریمہ 91 پر تیسرے پارے کی تکمیل ہو جاتی ہے اور آیت کریمہ 92 سے چوتھے پارے کا آغاز ہوتا ہے۔</u>

پارہ نمبر4

سورۃُ النِّسَاءَ.....................سورہ نمبر 4

سورہ نساء مَدَنی ہے جس میں 24 رکوع اور 176 آیاتِ بینات ہیں۔

''نِسَاء'' کا معنیٰ عورتیں ہیں۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ میں عورتوں سے متعلق اس قدر زیادہ احکام آئے ہیں کہ جو کسی اور سورت میں نہیں آئے، اسی لئے بطورِ علامت اس سورہ مبارکہ کا نام ''نساء'' رکھا گیا۔

چونکہ یہ سورہ مبارکہ مَدَنی ہے اور مدنی زندگی میں مسلمانوں کے ابتدائی معاشرے میں معاشرتی، خاندانی اور عائلی قوانین کے ساتھ ساتھ بعض فرسودہ خیالات کی اصلاح کی بھی ضرورت تھی اس لئے مسلمانوں کو نِفاق سے بچ کر خالص توحید کے ساتھ، خاندان سے لے کر ریاست (State) تک ایک مضبوط اجتماعیت قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

جس طرح سورہ بقرہ میں یہودیوں، اور سورہ آلِ عمران میں عیسائیوں کے خلاف فردِ جرم عائد کی گئی تھی، اسی طرح اس سورہ مبارکہ میں منافقین کے خلاف فردِ جرم (Charge Sheet) عائد کی گئی ہے۔ (60 تا 115)

اس سورہ مبارکہ میں اسلام کے نظامِ معاشرت، نظامِ حکومت اور نظامِ عدل وقِسط کی وضاحت کرتے ہوئے یتیموں کے حقوق کا خیال رکھنے، مرنے والے کی میراث (Laws of Inheritnce) کو ٹھیک ٹھیک تقسیم کرنے اور خاص طور پر عورتوں اور یتیموں کو ان کا حصہ دینے، زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھنے اور ان کے درمیان عَدل وانصاف قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پندرہ محرمات، نکاح کی بنیادی شرائط، پڑوسیوں اور رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنے، اچھی سِفارش کی فضیلت، قتل کے جرم میں قصاص، اور سفر کی حالت میں نمازِ قصر کے احکامات بھی بیان ہوئے ہیں۔ (1 تا 43، 103، 129،)

یہودیوں کے خیالات کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا گیا اور عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا شریک ماننے کی مذمت اور تردید سمیت جہاد کے احکام بیان کرنے کے لئے یہ سورہ مبارکہ نازل کی گئی۔ (156)

سورہ نساء کی آیت کریمہ 23 پر چوتھے پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 24 سے پانچویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر5

پانچویں پارے میں سورہ نساء کی تلاوت جاری۔۔۔۔۔۔۔

اس پارے میں گھر کے نظام کو درست رکھنے کے لئے یہ ہدایت دی گئی ہے کہ گھر میں حاکمیت اور ذمہ دار ہونے کا درجہ مرد کو حاصل ہے۔خاندان مل کر معاشرہ بنتا ہے اور معاشرے مل کر ریاست (State) بنتی ہے۔خاندان مضبوط ہوں گے تو ریاست مضبوط ہوگی، اگر خاندان کمزور ہو تو ریاست کمزور ہوتی ہے۔خاندانوں کی مضبوطی میاں بیوی کے اچھے تعلقات، حقوق کی ادائیگی، ماں باپ، عزیزوں رشتہ داروں، یتیموں اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے سے ہوتی ہے۔

کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں پر راضی نہ ہو جائے۔اسلامی ریاست میں حکومت اور رعایا کے حقوق وفرائض پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا گیا کہ:

☆حکومتی عہدے انصاف کے ساتھ اہل (Eligible) لوگوں کو تفویض کیے جائیں۔(58)

☆اللہ اور رسول کی اطاعت کے ماتحت، حکمرانوں (اولوالامر) کی اطاعت کی جائے۔(59)

☆اللہ اور رسول کی اطاعت مطلق اور غیر مشروط (Un-Conditional) ہے، جبکہ حکمرانوں، بزرگوں، اماموں اور مفتیوں (اولوالامر) کی اطاعت مقید اور مشروط (Bound & Condtional) ہے۔

اس کے بعد جہاد اور قتال کی تیاری کے ضمن میں یہ بات واضح کی گئی کہ موت کہیں بھی آ سکتی ہے، گھر میں بھی اور مضبوط قلعوں میں بھی۔گھر میں پڑے رہنا زندگی کے تحفظ کی ضمانت نہیں۔(78)

اس کے علاوہ منافقین کی قسمیں، ان کی سازشیں، ان کی علامتیں اور انجام بھی بیان کیا گیا۔

قتلِ خطاء اور قتل عَمد کے احکام کے ساتھ ساتھ کسی بھی بے گناہ مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا انتہائی سخت لہجے میں بیان کی گئی۔(92 تا 94)

سورہ نساء کی آیت کریمہ **147** پر پانچویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ **148** سے چھٹے پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر6

سورۃُ الْمَائِدَۃ.......................سورہ نمبر5

سورہ انعام مکی ہے جس میں 20 رکوع اور 166 (ایک سو چھیاسٹھ) آیاتِ بینات ہیں۔

''مائدہ'' عَرَبی زُبان میں کھانوں سے بھرے ہوئے دسترخوان کو کہا جاتا ہے، آیت کریمہ 112 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے اس مطالبے کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسمانوں سے کھانوں سے بھرا ہوا دسترخوان نازل فرمائے، اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''مائدہ'' رکھا گیا۔

☆رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اپنے مردوں کو سورہ مائدہ اور اپنی عورتوں کو سورہ نور سکھاؤ۔

☆اس سورہ مبارکہ میں حلال وحرام کے احکام خاص طور پر بیان ہوئے ہیں، چنانچہ یہ بات واضح کی گئی کہ کسی بھی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔مُردار، خون، سُوَر کا گوشت، غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ، گلا گُھٹ کر یا چوٹ کھا کر مرنے والا جانور، آستانوں پر ذبح کیے جانے والے جانوروں سمیت پانسوں کے ذریعے قسمت معلوم کرنا سب حرام ہے۔(3)

☆سورہ مائدہ میں اسلامی عدالتوں کے قیام کی طرف بھی اشارہ ہے تاکہ اسلام کے فوجداری قوانین پر عمل درآمد ہو سکے اور اسلامی ریاست کے دشمنوں کو سزائیں دی جاسکیں۔(33,38)

☆اللہ خالق بھی ہے، رب بھی، اِلٰہ بھی، معبود بھی، اور حاکم وشارع (Law-Giver) بھی ہے، لہٰذا اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کو عملاً تسلیم کرتے ہوئے اس کے حکم کے مطابق فیصلے کیے جائیں۔(44 تا 50)

☆عیسائیوں کا ایک فرقہ عقیدہ حُلُول (Incarnation) کا قائل تھا، جبکہ دوسرا فرقہ عقیدہ تثلیث (Trinity) کا قائل تھا۔اس سورہ مبارکہ میں ان دونوں عقیدوں کو باطل قرار دیا گیا ہے۔(17,72,73)

اس سورہ مبارکہ میں یہود ونصاریٰ سے قلبی دوستی لگانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔(51 تا 58)

سورہ مائدہ کی آیت کریمہ 82 پر چھٹے پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 83 سے ساتویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر7

سورۃُ الْاَنْعَام.........................سورۃ نمبر6

سورہ انعام مکی ہے جس میں 20 رکوع اور 165 (ایک سو پینسٹھ) آیاتِ بینات ہیں۔

''**اَنْعَام**'' عَرَبی زبان میں جانوروں کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ میں کچھ جانوروں کے حلال اور کچھ کے حرام ہونے سے متعلق مشرکینِ عرب کے غلط نظریات کی تردید کی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''انعام'' رکھا گیا۔

حلال وحرام کے معاملے میں مشرکین عرب نے اللہ کی شریعت کے مقابلے میں اپنی شریعت بنالی تھی۔ وہ کہتے تھے فلاں مخصوص مویشی اور فلاں مخصوص کھیت بتوں کے لئے وقف ہیں۔ اسی طرح اگر حاملہ جانور کے پیٹ میں کوئی بچہ ہو تو وہ صرف مردوں کے لئے حلال ہے جبکہ عورتوں کے لئے حرام ہے۔(138,139)

مشرکینِ عرب کے غلط نظریات کی تردید کرتے ہوئے بتایا کہ جس اللہ نے باغات، زیتون، اور انار پیدا کیے ہیں، اسی اللہ نے مال برداری، گوشت اور دودھ کے حصول کے لئے جانور پیدا کیے ہیں، لہٰذا کھانے پینے کی دوسری چیزوں کی طرح جانوروں کے حلال وحرام کرنے کا اختیار بھی صرف اللہ کے پاس ہے۔

جس طرح چار مَدَنی سورتوں (بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ) میں بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم تھی، اسی طرح اس سورہ مبارکہ میں بنی اسماعیل (مشرکین مکہ) کے خلاف حتمی فردِ جرم (Final Charge Sheet) عائد کی گئی ہے۔ (کہ وہ مشرک ہیں، شک میں مبتلا ہیں، حق کا مذاق اڑاتے ہیں، قرآن کے منکر ہیں، رسول پر اعتراض کرتے ہیں، منکر آخرت ہیں، ضدی ہیں، کسی دلیل پر غور نہیں کرتے، مرضی کے معجزے مانگ رہے ہیں، قتلِ اولاد کے مرتکب ہیں، حلال وحرام اپنی مرضی سے بناتے ہیں،۔)

اس سورۃ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے عذاب دیتا ہے: کبھی اوپر سے (جیسے بارش، بجلی) کبھی نیچے سے (جیسے سیلاب، زلزلہ، خَسَف) اور کبھی فرقوں میں تقسیم کرکے ایک دوسرے سے لڑا کر۔(65)

سورہ انعام کی آیت کریمہ 111 پر ساتویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 112 سے آٹھویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر8

سورۃُ الْاَعْرَاف.......................سورہ نمبر 7

سورہ ''اعراف'' مکی ہے جس میں 24 رکوع اور 206 آیاتِ بینات ہیں۔

''اعراف'' جنت اور جہنم کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔اس سورہ مبارکہ کے پانچویں اور چھٹے رکوع میں اعراف اور اصحابِ اعراف کا ذکر ہوا ہے،اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''اعراف'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کا قانونِ ہلاکت اقوام (Law of Annihilation) اور قانونِ استبدالِ اقوام (Law of Replacement) بیان ہوا ہے۔

ہجرت مدینہ سے کچھ عرصہ قبل جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے بنائے جا رہے تھے، اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ مبارکہ نازل فرما کر چھ رسولوں (حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام) اور ان کی چھ قوموں کی ہلاکت اور تباہی کی تاریخ بتا کر سردارانِ قریش کو تنبیہ کہ تمہارا انجام بھی ایسا ہی ہوسکتا ہے۔

اس کے علاوہ حضرت آدم اور ابلیس کی کشمکش کی داستان، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ نکاتی مشن (آیت 156,157) بیان کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں، مدد کرنے والوں اور قرآن کی پیروی کرنے والوں کے لئے کامیابی کی بشارتیں دی گئی ہیں۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ ہلاکت اقوام کے بارے میں یہ حقیقت واضح کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جیسے افراد کی موت کا وقت مقرر ہے، اسی طرح اقوام کی موت کا وقت بھی مقرر ہے جس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔(آیت 34، ولکل امۃ اجل)

سورہ اعراف کی آیت کریمہ 87 پر آٹھویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 88 سے نویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر9

سورۃُ الْاَنْفَال......................سورہ نمبر8

سورہ انفال مَدَنی ہے جس میں 10 رکوع اور 75 آیاتِ بینات ہیں۔

انفال کا معنی مالِ غنیمت ہے، یعنی وہ سورت جس میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں احکام نازل ہوئے۔ اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''انفال'' رکھا گیا۔

یہ سورہ مبارکہ جنگ بدر کے بعد نازل ہوئی، اس سورہ مبارکہ میں اسلامی ریاست کے اہم اصول بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں جہاد کی ضرورت، اہمیت، غرض وغایت، فلسفہ جہاد، آدابِ جہاد، ترغیبِ جہاد اور فضائل جہاد سمیت اسلام کا قانونِ صلح وجنگ، مسلمانوں کے لئے سَمع وطاعت، قریش مکہ کے جرائم، مالِ غنیمت اور جنگی قیدیوں کے احکام، شیطان کی چالبازیاں، منافقین کا رویہ، غزوہ بدر کے واقعات، اللہ کی مدد ونصرت، حضور ﷺ کے معجزات، آسمان سے فرشتوں کا نزول اور اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی اور عسکری پالیسی کا بیان بھی ہے اور مسلمانوں کو دشمنوں کے مقابلے میں مادی، عسکری اور روحانی تینوں اعتبار سے مکمل تیاری رکھنے کا حکم بھی ہے۔

سورہ انفال میں فلسفہ جہاد کے ضمن میں بتایا گیا کہ مسلمانوں کی جنگ ملک گیری، مال ودولت کے حصول یا لوگوں کو غلام بنانے کے لئے نہیں بلکہ اقامتِ دین کے لئے ہوتی ہے۔

سورہ انفال کی آیت کریمہ 40 پرنویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 41 سے دسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر 10

سورۃُ التَّوۡبَۃ.........................سورہ نمبر 9

سورہ توبہ مَدَ نی ہے جس میں 16 رکوع اور 129 (ایک سو اُنتیس) آیاتِ بینات ہیں۔

توبہ کا معنی ہے ''پلٹنا، اور اللہ کی طرف رجوع'' کرنا۔ آیت کریمہ 117 اور 118 میں بعض اہل ایمان کی توبہ کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''توبہ'' رکھا گیا۔

صلح حدیبیہ کے بعد مشرکین مکہ کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی کی گئی، جس پر اللہ رب العزت کی طرف سے اعلان برأت اور جنگ تبوک میں بعض مسلمانوں کی کمزوریوں پر گرفت اور پھر معافی کا اعلان کیا گیا۔

اس کے علاوہ اس سورہ مبارکہ میں اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی، عسکری پالیسی اور اقتصادی پالیسی بھی بیان کی گئی۔ چنانچہ خارجہ پالیسی کے ضمن میں معاہدوں کی خلاف ورزی اور پاسداری کے احکام بیان ہوئے۔ اور عسکری پالیسی کے ضمن میں مشرکین عرب، اہل کتاب اور منافقین کے خلاف علمِ جہاد بلند کرنے کا حکم ہے۔ جبکہ اقتصادی پالیسی کے ضمن میں اللہ کے ہی دیئے ہوئے مال میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے اور زکوۃ دینے کا حکم آیا، زکوۃ کے مصارف بھی بیان ہوئے اور زکوۃ نہ دینے کی صورت میں سخت عذاب کی وعید بھی بیان ہوئے۔

سورہ توبہ میں مشرکین کو مسجدِ حرام کی تـولِیَّت سے معزول کرنے اور مسلمانوں کو مسجدِ حرام کا مُتَو لی بنانے کا اعلان بھی ہے، اور منافقین کی طرف سے فرقہ وارانہ بنیاد پر مسجد کی تعمیر کا ذکر اور مسلمانوں کو ایسی مسجد کا بائیکاٹ کرنے کا حکم بھی ہے۔ چنانچہ ایسی ہی ایک مسجد یعنی مسجدِ ضرار کو آگ لگا دی گئی۔

اس سورہ مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بعثت بھی بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے بھیجا کہ آپ دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دیں۔

خاص بات یہ بیان ہوئی کہ اگر غیر مسلم اسلامی ریاست کا تعلیمی ویزا (Educational Visa) لے کر دین اسلام سیکھنے آئیں تو ان کی حفاظت کی جائے اور بخیریت واپسی کی سہولت فراہم کی جائے۔ (6)

سورہ توبہ کی آیت کریمہ 93 پر دسویں پارے کی تکمیل اور آیات کریمہ 94 سے گیارہویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر11

سورۃ یُونُس.......................سورہ نمبر 10

سورہ یونس مکی ہے جس میں 11 رکوع اور 109 آیاتِ بینات ہیں۔

''یونس'' اللہ رب العزت کے ایک برگزیدہ پیغمبر کا نام ہے۔اس سورہ مبارکہ کی آیت کریمہ 98 میں یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ کے قبول ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام''یونس'' رکھا گیا۔

مشرکین قرآن کریم کو جھٹلاتے ہوئے کبھی اسے انسانی کلام کہتے تھے،اور کبھی اس میں تبدیلی لانے کی باتیں کرتے تھے، چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں قرآن کریم کا تفصیلی تعارف کرایا گیا کہ یہ اللہ کا کلام ہے،مؤمنین کے لئے رحمت ہے،کلامِ برحق ہے۔اگر تمہیں اس میں شک ہے تو تم سب مل کر اسی جیسی ایک سورت بنا کر دکھاؤ۔(38)

اللہ کا قانونِ ہلاکت اقوام یہ ہے کہ وہ پہلے دکھ کے امتحان میں مبتلا کرتا ہے، پھر سکھ کے امتحان میں۔ظالم ومکار لوگ ان دونوں امتحانوں میں ناکام ہو جاتے ہیں۔(دکھ میں بے صبری اور سکھ میں ناشکری کرتے ہیں)اور پھر اللہ اپنی تدبیر چلتا ہے،اس کے فرشتے ان کے مکروفریب کو ان کے اعمال ناموں میں درج کرتے رہتے ہیں۔(21)

مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کو''خالق'' اور''رب'' تسلیم کرتے تھے،لیکن اس کی عبادت اور اطاعت، اس کی ''الوہیت'' اور اس کی''حاکمیت وتشریع'' میں شرک کیا کرتے تھے۔چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں رب کا صحیح تعارف کرایا گیا ہے۔(3،31 تا 35)

پارہ نمبر11

سورۃُ ھُوْد..........................سورہ نمبر 11

سورہ ہود مکی ہے جس میں 10 رکوع اور 123 (ایک سو تیئس) آیاتِ بینات ہیں۔

ہود علیہ السلام اللہ رب العزت کے ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام ہے۔اس سورہ مبارکہ کے پانچویں رکوع میں ہود علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے،اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''ہود'' رکھا گیا۔

مکی زندگی کے آخری سالوں میں جب کفار مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق کو پھیلنے سے روکنے کی بھرپور کوششیں کر رہے تھے،ان حالات میں یہ سورہ مبارکہ نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے دلائل کے ذریعہ کفار و مشرکین کے نظریات کی تردید کے بعد اقوام گذشتہ (قومِ نوح،قومِ عاد،قومِ ثمود،قومِ لوط،قومِ شعیب،اور قوم فرعون) کے واقعات بیان کر کے یہ بات واضح کی کہ انسانوں کے دو گروہ ہیں،ایک گروہ وہ ہے جس کی زندگی اور جہد و عمل کا ہدف صرف دنیا ہے،وہ ہر وقت اسی زندگی کو زیادہ سے زیادہ آرام دہ بنانے میں لگا رہتا ہے۔جبکہ دوسرا گروہ وہ ہے جو دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت سنوارنے کی کوشش بھی کرتا ہے،پہلے گروہ کی مثال اندھوں اور دوسرے گروہ کی مثال بینائی سے سرفراز لوگوں جیسی ہے۔

اقوام گذشتہ کے ان واقعات میں ایک طرف تو عقل و فہم اور سمع و بصر رکھنے والوں کے لئے عبرتیں اور نصیحتیں ہیں،اور دوسری طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے لئے تسلی اور ثابت قدمی کا سامان اور سبق ہے۔ان قصوں میں اس شخص کے لئے عبرت ہے جو عذابِ آخرت سے ڈرتا ہے کیونکہ جس اللہ نے نافرمان بستیوں پر کل عذاب نازل کیا تھا وہ آج بھی سرکش قوموں کو اپنی گرفت میں لے سکتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں سفید بال دیکھتے تو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپا تیزی سے آ رہا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے سورہ ہود،سورہ واقعہ،سورہ مرسلات،سورہ نباء،اور سورہ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔(ترمذی،کتاب التفسیر)

<u>سورہ ہود کی آیت کریمہ 5 پر گیارہویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 6 سے بارہویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔</u>

پارہ نمبر12

سورۃُ یُوسُف.......................سورہ نمبر12

سورہ یوسف مکی ہے جس میں 12 رکوع اور 111 آیاتِ بینات ہیں۔

یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حسین وجمیل پیغمبر کا نام ہے، جن کا حُسن و جمال مشہورِ زمانہ ہے، اس سورہ مبارکہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات وواقعات کی روشنی میں غلبہ اسلام کی بشارت دی گئی ہے، اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''یوسف'' رکھا گیا۔

قرآن حکیم میں بہت سے قصے مذکور ہیں لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے کو ''اَحسنَ القِصَص'' کہا گیا ہے، کیونکہ اس قصے میں جتنی عبرتیں اور نصیحتیں پائی جاتی ہیں شاید ہی کسی اور قصے میں پائی جاتی ہوں۔

اس قصے میں دین بھی ہے دنیا بھی ہے، توحید وفقہ بھی ہے اور سیرت وسوانح بھی، خوابوں کی تعبیر بھی ہے اور سیاست وحکومت کے رُموز بھی، انسانی نفسیات بھی ہے اور معاشی خوشحالی کی تدبیریں بھی، حُسن وعشق کی حشر سامانیاں بھی ہیں اور زُہد وتقویٰ کی دستگیری بھی۔

اس سورہ مبارکہ میں انبیاء وصالحین کا تذکرہ بھی ہے اور ملائکہ وشیاطین کا بھی، جِنّوں اور انسانوں کا بھی، تو چوپاؤں اور پرندوں کا بھی، بادشاہوں، تاجروں، عالموں اور جاہلوں کے حالات بھی ہیں تو راہِ راست سے ہٹ جانے والی عورتوں کی حیلہ سازی، مکاری اور حیاء باختگی بھی۔

کفارِ مکہ نے یہود کے اشارے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور امتحان دو سوال کئے تھے:

ان کا پہلا سوال یہ تھا کہ بنی اسرائیل شام سے مصر کس طرح پہنچے؟

اور ان کا دوسرا سوال یہ تھا کہ یوسف علیہ السلام کے واقعے کی تفصیل کیا ہے؟

انہی دو سوالوں کے جواب کے لئے یہ سورہ مبارکہ نازل کی گئی۔

سورہ یوسف کی آیت کریمہ 52 پر بارہویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 53 سے تیرہویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر13

سورۃُ الرَّعْد......................سورہ نمبر13

سورہ رعد مکی ہے جس میں 6 رکوع اور 43 (تینتالیس) آیاتِ بینات ہیں۔

''رَعد'' بادل کی گرج کو کہتے ہیں، آیت کریمہ 31 میں اس کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''رَعد'' رکھا گیا۔

سورہ یوسف میں حق و باطل کو ایک قصے کے ذریعے سمجھایا گیا تھا، جبکہ سورہ رَعد میں حق و باطل کو عقلی اور آفاقی دلائل کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔

سورہ رَعد بلاغت، جامعِیت، منفرد اُسلوب کے اعتبار سے ایک نہایت پُرتاثیر سورت ہے۔ اس سورہ مبارکہ کا موضوع حق و باطل کی تمیز ہے، چنانچہ حق و باطل کے فرق کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا (17)۔ پھر حق کا ساتھ دینے والوں کی دس صفات اور مخالفت کرنے والوں کی سات علامات کا ذکر کیا (20 تا 30)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے شاہکار ذکر فرما کر ایک اصولی بات یعنی قوموں کے عروج و زوال کا ضابطہ بھی بیان فرما دیا کہ: جو قوم اپنے حالات درست نہیں کرنا چاہتی تو اللہ بھی ان کے حالات نہیں بدلتا (11)۔

پارہ نمبر13

سورۃ ابراھیم.......................سورہ نمبر 14

سورہ ابراہیم مکی ہے جس میں 7 رکوع اور 52 (باون) آیاتِ بینات ہیں۔

''ابراہیم'' اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر کا نام ہے، چھٹے رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے، اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''ابراہیم'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ کا خاص موضوع ''شکر خداوندی'' ہے۔ چنانچہ ''اَیّامُ اللہ'' اور تاریخ موسیٰ وابراہیم سے شکر وکفر پر استدلال، اور شکر وکفر کے درمیان کشمکش کی تاریخ بتاتے ہوئے ایک اصولی بات بتائی، کہ شکر کرنے سے نعمت میں اضافہ، اور ناشکری کرنے سے نہ صرف نعمت چھین لی جاتی ہے، بلکہ دردناک عذاب کا سامنا بھی کرنا پڑے گا (5 تا 17)۔

اس سورہ مبارکہ میں دو مثالیں بھی دی گئی ہیں:

کافروں، دکھاوا کرنے والوں اور حرام کمانے والے لوگوں کے اعمال کی مثال راکھ جیسی ہے۔ قیامت والے دن ایک ہوا چلے گی اور اس راکھ کو بکھیر کر رکھ دے گی (18).

اچھے نظریے کی مثال ایسے درخت کی سی ہے جس کی جڑیں خوب زمین میں جمی ہوئی ہوں اور شاخیں آسمان کی بلندی کو چھوتی ہوئی محسوس ہوں، جبکہ گمراہ کن نظریے کی مثال اس جھاڑ جھنکار کی سی ہے جو زمین پر اُگ آیا ہو اور ذرا سی کوشش سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے (24 تا 27)۔

(ایام اللہ...........یعنی وہ مشہور دن جب قوموں کے عروج وزوال کا فیصلہ ہوا اور اللہ کے رسولوں کو جھٹلانے والوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔)

پارہ نمبر14

سورۃ حِجَر..........................سورہ نمبر15

سورہ ''حجر'' مکی ہے جس میں 6 رکوع اور 99 آیاتِ بینات ہیں۔

''حجر'' ایک شہر کا نام ہے جہاں قوم ثمود آباد تھی، چھٹے رکوع میں حجر کی بستی اور اس کے باشندوں کا ذکر آیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''حجر'' رکھا گیا۔

مکی زندگی کے آخری زمانے میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر اور کبھی پاگل کہا جا رہا تھا، جس سے آپ کو بہت تکلیف پہنچتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ حجر نازل فرما کر یہ تسلی دی کہ اس قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت بھی کریں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ منکرین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی یاددہانی بھی کروائی، انسان کی ابتدائی تخلیق کا ذکر کیا، اور پھر اپنی دو شانوں کا ذکر بھی کیا کہ: میں غفور الرحیم بھی ہوں اور سخت عذاب دینے والا بھی۔

سردارانِ قریش کو تنبیہ کرنے کے لئے ہم جنس پرستوں یعنی قومِ لوط، اصحاب الایکہ یعنی ناپ تول میں کمی کرنے والی قومِ شعیب، اور اصحاب حجر یعنی قوم ثمود کا ذکر کرکے مشرکین کو تنبیہ کی گئی کہ اللہ کی پکڑ تم پر بھی آ سکتی ہے۔

آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ آپ غم نہ کریں اور تبلیغ کا کام انفرادی سطح سے بڑھا کر اعلانیہ کریں، ہم منکرین سے خود نمٹ لیں گے۔

<u>سورہ حجر کی پہلی آیت کریمہ پر تیرہویں پارے کی تکمیل اور دوسری آیت کریمہ سے چودہویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔</u>

پارہ نمبر 14

سورۃُ النَّحل .... سورہ نمبر 16

سورہ نحل مکی ہے جس میں 16 رکوع اور 128 آیاتِ بینات ہیں۔

''نحل'' عربی زبان میں شہد کی مکھی کو کہتے ہیں۔ اس سورہ مبارکہ کی آیتِ کریمہ 68 میں اس کا ذکر آیا ہے، اسی مناسبت سے بطور علامت اس سورہ مبارکہ کا نام ''نحل'' رکھا گیا۔

شہد کی مکھی بھی عام مکھیوں جیسی ایک مکھی ہے لیکن وہ حکم الٰہی سے ایسے حیرت انگیز کام کرتی ہے جن کے کرنے سے انسانی عقل عاجز ہے۔ خواہ چھتہ بنانے کا عمل ہو یا دور دراز واقع باغات اور فصلوں سے قطرہ قطرہ شہد کا حصول، اُن کا ہر عمل بڑا ہی عجیب ہوتا ہے۔ اُن کے بنائے ہوئے چھتوں میں ہزاروں مُسَدَّس خانے ہوتے ہیں جن میں شہد جمع کرنے کا گودام، فُضلہ رکھنے کے لئے سٹور اور بچے جننے کے لئے الگ حصہ ہوتا ہے۔

اس چھوٹی سی مملکت پر ایک ملکہ حکمرانی کرتی ہے، اسی کے حکم سے مختلف ڈیوٹیاں لگتی ہیں۔ کچھ مکھیاں دربانی اور سیکورٹی پر معمور ہوتی ہیں اور کچھ انڈوں کی حفاظت پر، بعض نابالغ بچوں کی دیکھ بال کرتی ہیں اور بعض انجینئرنگ اور چھتے کی تراش خراش میں لگی رہتی ہیں۔ جب کسی مکھی کو تلاش و جستجو کے بعد شہد مل جائے تو وہ باقی مکھیوں کو وہاں لے کر جاتی ہے، ایک مکھی جس پھول کو نچوڑ لے تو وہاں ایک خاص قسم کی نشانی لگا لیتی ہے تاکہ بعد میں آنے والی مکھی کا وقت ضائع نہ ہو، اگر کوئی مکھی کسی گندگی پر بیٹھ جائے یا کوئی زہریلا مواد لے کر آئے تو سیکورٹی پر مامور عملہ اندر داخل ہونے سے قبل ہی اس کا ''سر'' تن سے جدا کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مکھی یہ سارے کام ہمارے حکم سے سرانجام دیتی ہے، سوچنے والوں کے لئے اس میں نشانی ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بہت ساری نعمتوں اور قدرت کے شاہکاروں کا ذکر کرکے یہی بات سمجھائی ہے کہ ''خالق'' اور مخلوق میں فرق ملحوظ رکھتے ہوئے مخلوق کو خالق کے ساتھ ''الوہیت اور حاکمیت'' میں شریک نہیں کرنا چاہیے۔

سورہ نحل کی آیتِ کریمہ 128 پر سورہ نحل اور چودھویں پارے کی تکمیل اور سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیتِ کریمہ سے پندرہویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر15

سورۃُ بنی اسرائیل..........................سورہ نمبر 17

سورہ بنی اسرائیل مکی ہے جس میں 12 رکوع اور 111 آیاتِ بینات ہیں۔

بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو کہتے ہیں چونکہ اس سورہ مبارکہ میں بنی اسرائیل کی دو مرتبہ تباہی کا ذکر کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''بنی اسرائیل رکھا گیا۔اس سورہ مبارکہ میں معراج کا ذکر بھی ہے اس لئے اسے ''اِسراء'' بھی کہتے ہیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت کیے بغیر بستر پر نہیں لیٹتے تھے (ترمذی،فضائل قرآن)

سردارانِ قریش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل یا مکے سے بے دخل کرنا چاہتے تھے،اِس پر خوشخبری سنائی گئی کہ اللہ سردارانِ قریش کو غیر مستحکم (Up-Root) کردے گا۔اور کفار مکہ کو تنبیہ کی گئی اور بطور عبرت یہ سمجھایا گیا کہ بنی اسرائیل نے دو مرتبہ ملک شام میں فساد مچایا تو دونوں بار اُن کو سزا دی گئی۔ پہلی بار 721 قبل مسیح میں اس وقت جب بنی اسرائیل نے تورات کو جھٹلاتے ہوئے حضرت شعیب علیہ السلام کو قتل کردیا،تو اللہ تعالیٰ نے بخت نصر جیسے جابر بادشاہ کو مسلط کردیا،جس نے ہزاروں اسرائیلی قتل کرکے بیت المقدس میں خوب تباہی مچائی۔ پھر حضرت عُزیر علیہ السلام کی اصلاحی کوششوں سے بنی اسرائیل کو دوبارہ عروج حاصل ہوا لیکن ان کے بعد بنی اسرائیل نے دوبارہ نافرمانی اور سرکشی شروع کردی،اور حضرت زکریہ اور حضرت یحیٰ علیہما السلام کو بے دردی سے قتل کردیا۔ چنانچہ اللہ کا قانون بھی دوبارہ پلٹا اور پھر بابل کے ایک ظالم بادشاہ ٹائٹس نے 70ء میں حملہ کرکے اُسی طرح کی تباہی مچائی۔

سامعین! اللہ کا قانون آج بھی اسی طرح قائم ہے اگر ہم اِس کتاب قرآن حکیم سے روگردانی کریں گے تو شہروں میں تباہیاں ہوتی رہیں گی۔

اس سورہ مبارکہ میں اسلامی ریاست کی معاشرتی اقدار اور منشور بھی تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے (23 تا 39)۔ جبکہ سورہ مبارکہ کے آخر میں یہ پیشن گوئی بھی ہے کہ قُربِ قیامت میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو ایک جگہ جمع کردے گا (104) اور پھر یہی مقام ان کی تباہی کا مقام ثابت ہوگا۔

پارہ نمبر15

سورۃُ الْکَھْف......................سورہ نمبر18

سورہ کہف مکی ہے جس میں 12 رکوع اور 110 آیاتِ بینات ہیں۔

''کہف''عَرَبی زبان میں ''غار'' کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ میں اصحابِ کہف یعنی غار والوں کا قصہ تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''کہف'' رکھا گیا۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات محفوظ رکھے گا، وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔(مسلم) اور تم میں سے جو شخص دجال کو پائے، اسے چاہیے کہ وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، اس لئے کہ یہ دجال کے فتنے سے پناہ دینے والی سورت ہے۔(ابوداؤد) سامعین! ایسا تبھی ممکن ہے جب یہ آیات یاد ہوں اور آدمی پڑھتا رہے۔

مفسرین نے لکھا ہے اس سورہ مبارکہ کا موضوع ''معرکہ ایمان و مادیت'' ہے۔ چنانچہ اس سورہ مبارکہ کا آخری دور کے فتنوں سے خاص تعلق ہے جس کا سب سے بڑا علمبردار دجال ہوگا۔ یہ سورہ مبارکہ اہل ایمان کو دجال کے فتنہ سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرتی ہے۔ اس سورہ مبارکہ میں جتنے اشارے، واقعات اور مثالیں بیان ہوئی ہیں وہ سب ''ایمان اور مادیت'' کی کشمکش کو بیان کرتی ہیں۔ اس سورہ مبارکہ کے شروع میں بتایا گیا کہ زمین پر موجود تمام اشیاء کی رنگا رنگی کا مقصد انسان کی آزمائش ہے، چنانچہ ایمان کی آزمائش کے ضمن میں ''قصہ اصحابِ کہف'' بیان ہوا۔ دولت کی کمی بیشی کی آزمائش کے ضمن میں ''دو زمین داروں کا قصہ'' بیان ہوا۔ علم کی کمی بیشی کی آزمائش کے ضمن میں ''قصہ موسیٰ وخضر'' بیان ہوا۔ اقتدار کی کمی بیشی کی آزمائش کے ضمن میں ''قصہ ذوالقرنین'' بیان ہوا۔

اس سورت کی خاص بات انسانوں کی ایک قوم ''یاجوج ماجوج'' کا ذکر ہے جو اسی زمین پر کہیں پہاڑوں کے پیچھے بند ہیں، دجال کے قتل کے بعد وہ اچانک نکلیں گے اور دنیا میں بڑی تباہی پھیلائیں گے۔

مشرکین مکہ نے حضور ﷺ سے تین سوال کئے تھے: اصحاب کہف کون تھے اور ان کا قصہ کیا ہے؟۔ حضرت خِضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے قصے کی حقیقت بتائیں؟۔ ذوالقرنین کون تھے اور ان کا قصہ کیا ہے؟۔ اِن تینوں سوالات کا جواب سورہ کہف میں دیا گیا۔

سورہ کہف کی آیت کریمہ 74 پر پندرہویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 75 سے سولہویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر16

سورۃُ مریم.........................سورہ نمبر19

سورہ مریم مکی ہے جس میں 6 رکوع اور 98 آیاتِ بینات ہیں۔

''مریم سلامُ اللہ علیہا'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام ہے۔ آیت کریم 16 سے 34 تک حضرت مریم سلام اللہ علیہا کا تذکرہ کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''مریم'' رکھا گیا۔

نبوت کے پانچویں سال مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا، چونکہ حبشہ میں مسلمانوں کا واسطہ عیسائیوں سے پڑنا تھا اسی بنا پر یہ سورہ مبارکہ نازل کی گئی تا کہ مسلمان عیسائیوں کے سامنے اللہ کے دین کو صحیح پیرائے میں بیان کر سکیں۔

اس سورہ مبارکہ کا مرکزی مضمون عقیدہ تثلیث (Trinity) کی تردید اور توحید کا اثبات ہے۔ چنانچہ اثبات توحید کے لئے ایک عقلی دلیل دی گئی کہ جس اللہ نے انسان کو عدم سے وجود بخشا ہے، کیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کرنے پر قادر نہیں ہے؟ (67)۔ پھر عیسائیوں کو اُن کی اپنی تاریخ سے توحید کی ایک اور دلیل دی کہ جس اللہ نے حضرت زکریہ علیہ السلام کو بڑھاپے میں اولاد دی، اُسی اللہ نے حضرت مریم کو بغیر شوہر کے بیٹا عطا فرمایا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے فوراً بعد کی گفتگو نقل کی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں (30) اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اسی کی عبادت کرو (36) یہ گفتگو نقل کر کے عقیدہ تثلیث (Trinity) کی تردید کر دی۔ سورہ مبارکہ کے آخر میں اللہ کی اولاد کا عقیدہ رکھنے پر سخت وعید بیان کرتے ہوئے غیض وغضب کا اظہار کیا گیا اور فرمایا: قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو جائیں۔

اس کے علاوہ اس سورہ مبارکہ میں حضرت زکریہ کی دعاؤں، حضرت یحیٰ کی پیدائش، حضرت مریم کی پاکدامنی، حضرت عیسیٰ کی پیدائش، اور حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ادریس علیھم السلام کا ذکر خیر بھی ہے۔

پارہ نمبر16

سورۃُ طٰہٰ........................سورہ نمبر20

سورہ طٰہٰ مکی ہے جس میں 8رکوع اور 135 آیاتِ بینات ہیں۔

''طه'' حروف مقطعات ہیں، چونکہ اس سورہ مبارکہ کی ابتداء انہی حروف سے ہوتی ہے اس لئے بطور علامت اس سورہ مبارکہ کا نام ''طٰہٰ'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی داستانِ حیات بڑی تفصیل سے بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ اس سورہ مبارکہ کے ذریعے مشرکین کی قیادت کو یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے طاغوتی رویئے فرعون جیسے ہیں، قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح توحید، آخرت اور نماز ہی کی دعوت دے رہے ہیں۔ اس دعوت سے اعراض کا انجام بھی فرعون اور اس کے لشکر کی طرح تباہی اور رسوائی کی صورت میں ظاہر ہوگا (14,15)۔

اس سورہ مبارکہ میں مسلمانوں کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے نشیب وفراز سے سبق لے کر قرآن کے سائے میں ابلیس اور اپنے وقت کے فرعونوں کا صبر واستقلال سے مقابلہ کرو۔ (132)

اس سورہ مبارکہ میں یہ وعید بھی سنائی گئی ہے کہ جو شخص قرآنی تعلیمات سے اعراض کرے گا تو اللہ تعالیٰ چین وسکون ختم کر کے اس کی زندگی تنگ کر دے گا اور قیامت والے دن اندھا کر کے اٹھائے گا کیونکہ وہ دنیا میں اللہ کی آیات سے اندھا بنا ہوا تھا۔ (124)

پچھلی سورہ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے استدلال کر کے عیسائیوں کو دعوت توحید تھی، جبکہ اس سورہ طٰہٰ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے استدلال کر کے یہودیوں کو دعوت توحید ہے۔ اور اس سے اگلی سورت سورۃ الانبیاء میں 18 انبیاء کی تاریخ، ان کے کردار اور کارناموں پر روشنی ڈال کر پوری دنیا کو آخری رسول پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔

سورہ طٰہٰ کی آیتِ کریمہ 135 پر سولہویں پارے اور سورہ طٰہٰ کی تکمیل ہوتی ہے جبکہ سورۃ الانبیا کی پہلی آیت کریمہ سے سترہویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر17

سورۃُ الْاَنْبِيَاءَ.......................سورہ نمبر 21

سورۃ الانبیاء مکی ہے جس میں 7 رکوع اور 112 آیاتِ بینات ہیں۔

''انبیاء'' نبی کی جمع ہے، چونکہ اس سورہ مبارکہ میں بہت سارے انبیائے کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ''انبیاء'' رکھا گیا۔

کفارِ مکہ قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سخت تذبذب کا شکار تھے، کبھی کہتے ہماری طرح کا ہی تو انسان ہے، کھاتا پیتا ہے، کبھی کہتے یہ جادوگر ہے، کبھی کہتے یہ شاعر ہے، کبھی کہتے یہ جو کچھ بتاتا ہے اس کے پریشان خواب ہیں، کبھی کہتے یہ اپنی طرف سے بناتا ہے اور کبھی کہتے اسے کوئی سکھلاتا ہے۔(3 تا 8)

چنانچہ سورہ انبیاء میں 18 نبیوں کا نام لے کر ذکر کیا گیا اور ان کی حیثیت، کردار، دعوت اور ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب بشر تھے، کھاتے پیتے اور موت کا سامنا کرتے تھے۔ نیکیوں کا کام بڑھ چڑھ کر کرتے، نماز زکوٰۃ ادا کرتے، سچے وفادار اعلیٰ کردار کے حامل اور صبر و استقامت کا پیکر تھے۔

اس سورہ مبارکہ میں چند خاص باتیں بھی بیان ہوئیں ہیں جیسے:

ا۔ ہم نے تمہاری طرف وہ کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ذکر بھی ہے، کیا تم غور نہیں کرتے؟(10) چنانچہ ہر شخص اپنے آپ کو قرآن میں تلاش کرسکتا ہے کہ اس کا تذکرہ کہاں ہے اور وہ کہاں کھڑا ہے۔

۲۔ اس سورہ مبارکہ میں یہ عجیب وغریب انکشاف بھی ہے کہ زمین وآسمان پہلے آپس میں جڑے ہوئے تھے اللہ نے انہیں جدا جدا کردیا(30) اسے ہمارے دور کے سائنس دان (Big Bang Theory) کہتے ہیں۔

۳۔ قرب قیامت میں یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا(96)۔

۴۔ اس سورہ مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لئے رحمت قرار دے کر آپ پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے(107)۔ اور مسلمانوں کو اقتدار حاصل ہونے کی خوشخبری سنائی گئی ہے(105)۔

پارہ نمبر17

سورۃُ الْحَج.......................سورہ نمبر22

سورہ حج مَدَنی ہے جس میں 10 رکوع اور 78 آیاتِ بینات ہیں۔

''حج'' ارکانِ اسلام کا پانچواں رُکن ہے، اس سورہ مبارکہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی لوگوں پر حج کی فرضیت کے اعلان کا ذکر ہے، اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''حج'' رکھا گیا۔

سورہ حج کا آغاز قیامت کی ایسی ہولنا کی بیان کرتے ہوئے ہوا ہے کہ دل دِہل جائیں، اور جسم پر کپکپی طاری ہو جائے۔ اس سورہ مبارکہ میں ایک انسانی رویے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں اگر دنیوی فائدہ حاصل ہو تو عبادت اور دین پر جمے رہتے ہیں لیکن قربانی اور آزمائش کا سامنا کرنا پڑے تو پیٹھ پھیر لیتے ہیں (11)۔ گویا انہوں نے دین کو کرنسی سمجھ رکھا ہے جس کے کھرا یا کھوٹا ہونے کا فیصلہ وہ دنیوی نفع یا نقصان کے اعتبار سے کرتے ہیں

سورہ حج کا زمانہ نزول وہ دور تھا جب اسلامی تحریک ایک نئے اور حساس دور میں داخل ہو رہی تھی، 13 سال کی محنت اور اس کے جواب میں ہونے والے ظلم وستم اور مکہ سے اخراج وقتل کے منصوبوں کے بعد مدینہ منورہ میں ایک ٹھکانہ فراہم ہو رہا تھا، جہاں اسلامی ریاست کی بنیاد پڑ رہی تھی۔ اس سورہ مبارکہ میں جا بجا مسلمان قیادت اور قریش کی قیادت کے مابین تقابل پیش کیا گیا ہے۔ قریش کی متکبر قیادت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میراث کھو چکی تھی، توحید کے بجائے شرک اور آخرت پر یقین کے بجائے شک میں مبتلا ہو چکی تھی، نماز، طواف اور حج میں بدعتوں کو جگہ دے چکی تھی۔ حلال وحرام کے خود ساختہ قوانین بنا کر اللہ کی حاکمیت کو چیلنج کر رہی تھی، اس سب کے باوجود خانہ کعبہ کی متولی (Custodian) بھی تھی اور ان کی ساکھ اور معیشت کا انحصار اسی مرتبہ پر تھا، دراصل قریشی قیادت اُن پیرزادوں پر مشتمل تھی جن کے اندر نہ خوف خدا تھا اور نہ ہی خوف آخرت۔ ان تمام باتوں کے باوجود وہ کسی عقلی یا نقلی دلیل کے بغیر محض تکبر کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث وتکرار کر رہی تھی۔ چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں قریش کے خلاف فردِ جرم (Charge sheet) عائد کر کے خانہ کعبہ کی تولیت سے معزول بھی کیا گیا اور مسلمانوں کو ان کے خلاف جہاد وقتال کا جواز (Legitimacy of War) بھی پیش کیا گیا (39)۔

اس سورہ مبارکہ میں مقاصدِ جہاد اور مقاصدِ ریاست بھی بتائے گئے اور اسلامی ریاست کی چار اہم ذمہ داریوں (نماز۔زکوۃ،امر بالمعروف،نہی عن المنکر)سمیت مسلمانوں کو دس نکاتی ہدایت نامہ بھی دیا گیا۔

سورہ حج کی آیت کریمہ 78 پر سورہ حج اور سترہویں پارے کی تکمیل اور سورہ مومنون کی پہلی آیت کریمہ سے اٹھارہویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر18

سورۃُ المُؤمنون......................سورہ نمبر23

سورہ مؤمنون مکی ہے جس میں 6 رکوع اور 118 آیاتِ بینات ہیں۔

''مؤمنون'' مؤمن کی جمع ہے، چونکہ اس سورہ مبارکہ کی ابتدائی آیات میں مؤمنین کی کچھ صفات کا ذکر کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''مؤمنون'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں مسلمانوں سے ایمان کے بعد اخلاقی، عباداتی، اور مالی اعمال کا مطالبہ کیا گیا ہے جو انفرادی اہمیت کے حامل ہیں۔ جبکہ اگلی سورہ نور میں اسلامی ریاست اور اس کے اداروں کی تنظیم کے لئے قانونی، معاشرتی، اور فوجداری قوانین کے نفاذ کا مطالبہ ہے جو اجتماعی اہمیت کے حامل ہیں۔

سورہ مبارکہ کے آغاز میں بندۂ مؤمن کی کردار سازی اور تعمیرِ سیرت کے لئے بنیادی صفات بیان ہوئی ہیں (1 تا 11)۔ سورہ مؤمنون میں منکرین آخرت کا ذکر بھی ہے۔ بعض لوگ خالص دہریے اور مادہ پرست منکر آخرت ہوتے ہیں (37,82)۔ چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں توحید انفسی کی دلیلیں بیان کرتے ہوئے انسانی تخلیق کے مختلف مراحل بیان ہوئے (12)۔ پھر توحید آفاقی کی دلیلیں بیان کرتے ہوئے سات آسمانوں، بارش، پھلوں اور چوپایوں کا ذکر کیا گیا (17)۔ پھر توحید کی نقلی دلیلیں بیان کرتے ہوئے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کی قوموں کا تذکرہ ہے (23 تا 69)۔ پھر توحید کی عقلی دلیلیں سوالیہ انداز میں بیان کیں (84 تا 91)۔

اس سورہ مبارکہ میں ایک طرف مؤمنین کی ظاہری اور باطنی صفات بیان ہوئیں ہیں تو دوسری طرف مشرکین اور منکرین کے بُرے اوصاف کا ذکر بھی ہوا ہے (33,47)۔ ایک طرف قوموں کے قانون استبدال (Low of Replacement) کا ذکر ہے تو دوسری طرف قوموں کی ہلاکت کے اصول (Law of Annihilation) بھی بیان ہوئے ہیں۔ ایک طرف اللہ سے رحمت و مغفرت کی دعائیں مانگنے کا حکم ہے تو دوسری طرف ہر کسی سے بے پرواہ ہو کر دعوت و تبلیغ کا کام جاری رکھنے کی ہدایت بھی ہے (93 تا آخر)۔

پارہ نمبر18

سورۃُ النُّور.........................سورہ نمبر24

سورہ نور مَدَنی ہے جس میں 9 رکوع اور 64 (چونسٹھ) آیاتِ بینات ہیں۔

نور کا معنی روشنی ہے، چونکہ اس سورہ مبارکہ کی آیت کریمہ 35 میں اللہ تعالیٰ کے نور ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''نور'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں ایسے آداب وفضائل اور احکام وقواعد بیان ہوئے ہیں جو اجتماعی زندگی کی راہ کو منور اور روشن کردیتے ہیں۔ سورہ نور میں زیادہ تر ایسے احکام بیان ہوئے ہیں جو عفت وعصمت سے تعلق رکھتے ہیں، اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سورہ مبارکہ خواتین کو سکھانے کی خاص تاکید فرمائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو سورہ مائدہ اور اپنی عورتوں کو سورہ نور سکھاؤ۔

چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں زنا کرنے اور پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے کی سزا، گھروں میں داخل ہونے، بیڈروم میں داخل ہونے کے احکام، زیب وزینت اور زیور کے احکام، اجتماعی، فوجداری، عائلی اور معاشرتی احکام سمیت امُّ المؤمنین سیدہ، طیبہ، طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کے لگائے گئے الزامات کی تردید اور الزام لگانے والوں کے لئے ''عذابِ عظیم'' کی وعید اور فتح مکہ کی خوشخبری دی گئی ہے۔

سورہ نور کی پہلی ہی آیت میں یہ بات سمجھا دی گئی کہ: یہ احکام محض سفارشات نہیں بلکہ فرض احکام ہیں۔

پارہ نمبر18

سورۃُ الفُرقان......................سورہ نمبر25

سورہ فرقان مکی ہے جس میں 6 رکوع اور 77 آیاتِ بینات ہیں۔

فرقان کا معنی فرق کرنا اور جدا کرنا ہے، یعنی وہ چیز جس کے ذریعے حق و باطل کے درمیان فرق کیا جا سکے، قرآن کریم کے بہت سے ناموں میں سے ایک نام ''الفرقان'' بھی ہے، جو اس سورہ مبارکہ کی پہلی ہی آیت میں مذکور ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام بھی ''فرقان'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شکوہ ذکر کیا گیا ہے جو آپ ﷺ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ سے کریں گے: اے میرے رب! میری قوم نے اِس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن کو چھوڑنے کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ قرآن کو نہ سنے اور نہ اس پر ایمان لائے۔ دوسری صورت یہ کہ ایمان بھی ہو، قرآن پڑھتا بھی ہو لیکن اس پر عمل نہ کرے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ زندگی کے معاملات اور تنازعات میں قرآن کو فیصل نہ بنائے۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ قرآن میں غور و فکر اور تدبر نہ کرے۔ پانچویں صورت یہ ہے کہ روحانی بیماریوں میں قرآن سے شفاء حاصل نہ کرے۔

سامعین! ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے کہ ہم قرآن کو کس کس صورت میں چھوڑ چکے ہیں۔

اس کے علاوہ اس سورہ مبارکہ میں مشرکین کے مختلف اعتراضات کو ذکر کیا گیا ہے کہ وہ کبھی تو قرآن کریم کو گذشتہ لوگوں کی قصے کہانیاں، من گھڑت، اور جادو کہتے ہیں، اور کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو نشانہ بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ کو یہی غریب اور یتیم نظر آیا تھا؟ اس پر خزانے کیوں نہیں نازل ہوتے؟ یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا؟ اللہ نظر کیوں نہیں آتا؟ قرآن سارا اکھٹا نازل کیوں نہ ہوا؟ چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں ان اعتراضات کے مُسکِت جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

<u>سورہ فرقان کی آیتِ کریمہ 20 پر اٹھارہویں پارے کی تکمیل اور آیتِ کریمہ 21 سے انیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔</u>

پارہ نمبر19

سورۃُ الشُّعَرَآء......................سورہ نمبر 26

سورہ شعراء مکی ہے جس میں 11 رکوع اور 227 آیاتِ بینات ہیں۔

''شعراء'' شاعر کی جمع ہے، اس سورہ مبارکہ کی آخری آیاتِ بینات میں شاعروں کی حقیقت بیان کی گئی ہے اسی مناسبت اس سورہ مبارکہ کا نام ''شعرآء'' رکھا گیا۔

مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہوئے کبھی شاعر کہتے اور کبھی اپنی مرضی کا معجزہ پیش کرنے کا مطالبہ کرتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہلاکت اقوام کے چھ بڑے قصے بیان کر کے مشرکین کو تنبیہ کرنے کے ساتھ ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دلجوئی کی کہ اگر اللہ چاہے تو ایسی نشانی یا معجزہ ظاہر کرسکتا ہے جسے دیکھ کر وہ ایمان لے آئیں، لیکن اللہ کو تو وہ ایمان مطلوب ہے جو بالغیب ہو۔

اس سورہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں چند الفاظ بار بار دہرائے گئے ہیں مثلاً:

اَلا تَتَّقُون ، اِنِّیْ لَکم رَسُولٌ اَمِیْن ، وَمَااَسْئَلُکُمْ عَلَیہِ مِنْ اَجْرٍ .

ہر نبی نے تقوے کی دعوت دی، ہر نبی اللہ کا پیغامبر اور امین تھا، ہر نبی نے اللہ کی عبادت اور اطاعت کی دعوت دی، ہر نبی نے اپنی قوم پر واضح کیا کہ وہ معاوضے کے طالب نہیں۔

پارہ نمبر 19

سورۃُ النَّمَل......................سورہ نمبر 27

سورہ نمل مکی ہے جس میں 7 رکوع اور 93 آیاتِ بینات ہیں۔

''نمل'' عَرَبی زبان میں چیونٹی کو کہتے ہیں، اس سورہ مبارکہ کی آیت کریمہ 18 میں ''وادیٔ نمل'' کا تذکرہ کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''نمل'' رکھا گیا۔

سورہ شعراء میں ہلاک شدہ قوموں کے منفی رویوں سے عبرت حاصل کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے جبکہ اِس سورہ مبارکہ میں تصویر کا دوسرا رُخ ہے، یعنی یمن کی ملکہ نے نبی کی دعوت قبول کر کے کامیابی حاصل کی، لہٰذا اِس مثبت رویے سے عبرت حاصل کرو۔

سورہ نمل میں حضرت موسیٰ، حضرت صالح، اور حضرت لوط علیہم السلام کے قصے اجمالی طور پر جبکہ حضرت داوٗد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے قصے قدرے تفصیل سے بیان کر کے یہ بات واضح کی کہ ''اقتدار'' کو دعوتِ توحید کے لئے استعمال کرنا چاہیے۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں اللہ کی قدرت کے دلائل پانچ مرتبہ سوالیہ انداز میں بیان کیے گئے ہیں، یعنی آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا؟ بارش کون برساتا ہے؟ فصلیں اور کھیتیاں کون اُگاتا ہے؟ مصیبت، تکلیف اور بیماری میں کسے پُکارا جاتا ہے؟ بحر و بَر کی تاریکیوں میں کس کو پُکارا جاتا ہے؟ انسان کو پہلی بار کس نے پیدا کیا اور دُوبارہ کون پیدا کرے گا؟۔

<u>سورہ نمل کی آیتِ کریمہ 59 پر انیسویں پارے کی تکمیل اور آیتِ کریمہ 60 سے بیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔</u>

پارہ نمبر20

سورۃُ الْقَصَصُ......................سورہ نمبر28

سورہ قصص مکی ہے جس میں 9 رکوع اور 88 آیاتِ بینات ہیں۔

''قصص'' کا معنی واقعات یا قصے ہیں، اس سورہ مبارکہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں اور مزید یہ کہ اس سورہ مبارکہ کی آیت کریمہ 25 میں لفظ قصص آیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''القصص'' رکھا گیا۔

مکی زندگی کی درمیانی مدت میں جب قریش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حد سے زیادہ تنگ کر رہے تھے اور طرح طرح کے الزامات بھی لگا رہے تھے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے سورہ شعراء، سورہ نمل، اور سورہ قصص نازل فرما کر مثبت اور منفی رویوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انسان کو تکبر اور فساد فی الارض سے بچنا چاہیے ورنہ فرعون اور قارون کی طرح اُخروی عذاب کے علاوہ دنیوی عذاب سے دوچار بھی کیا جا سکتا ہے۔ قریش کی متکبر قیادت کو ان تاریخی واقعات سے عبرت حاصل کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

چنانچہ سورہ قصص میں حضرت موسی علیہ السلام کی تفصیلی سوانح حیات ذکر کرتے ہوئے فرعون جیسے متکبر ڈکٹیٹر (Dictator)، اس کے وزیر ''ہامان'' ان دونوں کے کے ماتحت کمانڈروں اور فسادی سرمایہ دار قارون (76) کے عبرت ناک انجام کا ذکر کیا اور ان نافرمانوں جیسے رویے رکھنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ تمہارا انجام بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

اس سورہ مبارک میں فرعون کے خلاف فردِ جرم (Charge Sheet) بھی عائد کی گئی ہے:

۱۔ فرعون متکبر اور سرکش حکمران تھا۔ ۲۔ لوگوں کو ''تقسیم کرو اور حکومت کرو'' کی پالیسی پر قائم تھا۔

۳۔ نسل پرست تھا۔ ۴۔ نسل کُش بھی تھا۔ ۵۔ فسادی تھا۔ ۶۔ الٰہ اور رب ہونے کا دعوے دار تھا۔

پارہ نمبر20

سورۃ عنکبوت.......................سورہ نمبر29

سورہ عنکبوت مکی ہے جس میں 7 رکوع اور 69 آیاتِ بینات ہیں۔

''عنکبوت'' مکڑی کے جالے کو کہتے ہیں، اِس سورہ مبارکہ کی آیتِ کریمہ 41 میں کفار ومشرکین کے عقائدِ باطلہ کو مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی گئی ہے جو بے حد کمزور اور ضعیف ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''عنکبوت'' رکھا گیا۔

مکی زندگی میں جب مشرکین کی طرف سے ظلم وستم کی انتہاء کردی گئی تو ''نومسلم'' صحابہ کرام بہت پریشان تھے، چنانچہ اللہ رب العزت کی طرف سے مسلمانوں میں عزم وہمت پیدا کرنے کے لئے یہ سورہ مبارکہ نازل کی گئی۔

اس سورہ مبارکہ میں خبردار کیا گیا کہ محض زبان سے ایمان کا اقرار جہنم سے نہیں بچائے گا بلکہ اللہ آزمائش کے ذریعہ ظاہر کرے گا کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ اگر زمین تم پر تنگ کردی گئی ہے تو کیا ہوا؟ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے کسی دوسرے علاقے میں ہجرت کرلو۔ دنیا کی زندگی محض ڈرامہ ہے، جس طرح ڈرامہ ختم ہوتے ہی سارے کردار اصل روپ میں آجاتے ہیں اس طرح زندگی کی سانسیں ختم ہوتے ہی امیر غریب، حکمران عوام سب ایک جیسے کفن میں ایک جیسی قبر کی کوٹھڑی میں چلے جاتے ہیں۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اگر مقامی جگہ پر دین پر عمل درآمد مشکل ہو تو کسی دوسری جگہ ہجرت کرلینی چاہیے، اس بات سے نہیں گھبرانا چاہیے کہ رزق کہاں سے آئے گا۔ کیونکہ کتنے ہی جانور ہیں جو رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ انہیں بھی رزق دیتا ہے تمہیں بھی دے گا۔(60)

<u>سورہ عنکبوت کی آیت کریمہ 44 پر بیسویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 45 سے اکیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔</u>

پارہ نمبر21

سورۃُ الرُّوم.......................سورہ نمبر30

سورہ روم مکی ہے جس میں 6رکوع اور 60 آیاتِ بینات ہیں۔

نزولِ قرآن کے وقت ''روم'' ایک ملک کا نام تھا، چونکہ اس سورہ مبارکہ میں رومیوں کے ایرانیوں پر غالب آنے کی پیشن گوئی کی گئی ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''روم'' رکھا گیا۔

614ء میں روم پر آتش پرست مشرک ایرانیوں کا قبضہ ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے مشرکین عرب مسلمانوں سے کہتے تھے، جس طرح روم میں وحی ورسالت کے ماننے والے نصرانیوں کو شکست ہوئی ہے اسی طرح ہم عرب بھی تمہارے دین کو مٹا دیں گے۔ اس کے جواب میں رومیوں کے دوبارہ غالب آنے اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہونے کی پیشن گوئی دینے کے لئے یہ سورہ مبارکہ نازل ہوئی۔

اس سورہ مبارکہ کا مرکزی مضمون فتح بدر کی بشارت اور اثبات آخرت ہے، چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں توحید اور آخرت کے اثبات کے لئے عقلی، نقلی، آفاقی اور انفسی دلائل دے کر توحید اختیار کرنے، قرآن کو ماننے اور رسول پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے، بصورت دیگر دنیا اور آخرت میں رسوائی کی دھمکی دی گئی ہے۔

پارہ نمبر21

سورۃُ لقمان......................سورہ نمبر 31

سورہ لقمان مکی ہے جس میں 4 رکوع اور 34 آیاتِ بینات ہیں۔

''لقمان'' ایک بزرگ حکیم کا نام ہے۔اس سورہ مبارکہ میں اُن نصیحتوں کا ذکر ہے جو لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو کیں تھیں،اسی مناسبت سے اس کا نام ''لقمان'' رکھا گیا۔

سورہ لقمان میں بتایا گیا ہے کہ اللہ بھی حکیم ہے اور اس کی کتاب قرآن بھی حکیم ہے۔حضرت لقمان کو بھی حکمت عطاء کی گئی تھی کہ اللہ کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔دنیا میں آزمائشیں اور آخرت میں جزاء وسزا کا نظام بھی حکمت پر مَبنی ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں آباء پرستی کی مذمت،شرک کی نامعقولیت اور توحید کی صداقت کو سمجھانے کے لئے لقمان حکیم کی نصیحتوں کو پیش کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیشہ سے سلیم الفطرت اور معقول انسان شرک سے بیزار اور توحید کی صداقتوں کے قائل رہے ہیں۔نو مسلم نوجوانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ انہیں اپنے مشرک والدین کے ساتھ حسنِ سلوک تو لازماً کرنا چاہیے،لیکن شرک کے مسئلے میں اُن کی اطاعت جائز نہیں۔

اگر سارے درخت قلم بن جائیں،سمندر دوات بن جائیں،سات مزید سمندر روشنائی مہیا کریں تب بھی اللہ تعالیٰ کی صفات ختم نہ ہوں گیں۔(27)

پارہ نمبر21

سورۃُ سجدہ..................سورہ نمبر32

سورہ سجدہ مکی ہے جس میں 3 رکوع اور 30 آیاتِ بینات ہیں۔

''سجدہ''عَربی زبان میں پیشانی زمین پر رکھنے کو کہتے ہیں۔آیتِ کریمہ 15 میں سجدہ کرنے کا حکم ہے،اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام''سجدہ''رکھا گیا۔

توحیدورسالت اورآخرت سے متعلق کفار کے پیدا کردہ شبہات کو دور کرنے اور اِن تینوں حقیقتوں یعنی توحید، رسالت اورآخرت پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے لئے یہ سورہ مبارکہ نازل کی گئی۔

آخرت کی جوابدہی کا احساس نہ ہونے کی وجہ سے ہی انسان بدکردار، بدعمل، فاسق وفاجر اور مجرم بن جاتا ہے۔اس سورہ مبارکہ میں واضح کیا گیا ہے کہ فاسقین یعنی نافرمان اور بدعمل لوگ، مؤمنین اورفرماں بردارلوگوں کے برابرنہیں ہوسکتے (18)۔آزمائشوں پرصبراوررب پرکامل ایمان ہی کے نتیجے میں غلبہ اورکامرانی نصیب ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے روز نماز فجر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سجدہ اور سورہ دھر تلاوت فرماتے تھے۔(مسلم)

پارہ نمبر21

سورُ اَحزَاب.......................سورہ نمبر33

سورہ احزاب مَدَنی ہے جس میں 9 رکوع اور 73 آیاتِ بینات ہیں۔

احزاب ''حِـــزبٌ'' کی جمع ہے، جس کا معنی جماعت یا گروہ ہے۔اس سورہ مبارکہ میں غزوہ احزاب کا ذکر ہے جس میں اسلام مخالف گروہ اکھٹے ہوکر مسلمانوں کے مدمقابل آ گئے تھے،اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''احزاب'' رکھا گیا۔

سورہ احزاب میں بنیادی طور پر تین بڑے موضوعات یعنی اجتماعی آداب،شرعی احکامات اورغزوہ احزاب وغزوہ بنی قریظہ اور اِن کے ضمن میں منافقین کے کردار سے بحث کی گئی ہے۔

چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں معاشرتی آداب،سماجی عدل وانصاف اورشرعی احکامات کے ضمن میں پردے اور حجاب کے احکامات تفصیل سے بیان کرنے کے ساتھ ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی سزا (60,61) اورختم نبوت کا اعلان کرتے ہوئے ایک اہم دستور، قانونی اورایمانی نکتے کی وضاحت کے لئے مؤمنین کوصاف بتادیا گیا کہ انہیں اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے خلاف کوئی دوسرا مؤقف اختیار کرنے کی آزادی حاصل نہیں۔

اس کے علاوہ زمانہ جاہلیت کے بعض اعتقادات اور بدعات کی تردید کرتے ہوئے تین جاہلانہ خیالات اور تصورات کو بیان کیا گیا۔ایک یہ کہ اللہ نے کسی انسان کے پہلو میں دودل نہیں بنائے بلکہ ہرانسان کا ایک ہی دل ہوتا ہے جس میں یا ایمان ہوگا یا کفر، دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔دوسرا یہ کہ اگرکوئی شخص اپنی بیوی کو ماں کے ساتھ مشابہت دے دے تو اس سے بیوی ہمیشہ کے لئے حرام نہیں ہوتی بلکہ کفارہ دینے سے حلال ہوجائے گی۔تیسرا یہ کہ منہ بولا بیٹا ہونے کی کوئی حیثیت نہیں اس سے کوئی حقیقی بیٹا نہیں بن جاتا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ساری امت کے باپ اور آپ کی بیویاں ساری امت کی مائیں ہیں۔

<u>سورہ احزاب کی آیتِ کریمہ 30 پراکیسویں پارے کی تکمیل اورآیتِ کریمہ 31 سے بائیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔</u>

پارہ نمبر22

سورۃُ سباء......................سورہ نمبر34

سورۃ ''سباء'' مکی ہے جس میں 6 رکوع اور 54 آیاتِ بینات ہیں۔

''سباء'' ایک ملک کا نام تھا، آیتِ کریمہ 15 میں قومِ سباء کا تذکرہ ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''سباء'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ کا اہم موضوع ''شکرِ خداوندی'' ہے۔ مشرکین اور منکرینِ آخرت طرح طرح کے اعتراضات اور الزامات لگا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے تھے۔ وہ کہتے جب انسان مر کر مٹی میں مل جائے گا تو دوبارہ کیسے پیدا ہوگا؟ قرآن جادو ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجنون ہیں، قیامت کب آئے گی؟ وغیرہ۔ ان اعتراضات کی وجہ وہ ''مال ودولت'' اور خوشحالی تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دے رکھی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ مبارکہ میں دو ''رویوں'' یعنی (شاکر اور کافر) کو بیان کر کے ان کی مثال دی کہ شکر کرنے والوں اور ناشکری کرنے والوں کا انجام کیا ہوا، اس سے عبرت حاصل کرو۔

پارہ نمبر22

سورۃُ فاطر ....سورہ نمبر 35

سورہ فاطر مکی ہے جس میں 5 رکوع اور 45 آیاتِ بینات ہیں۔

فاطر کا معنی ہے پہلی بار پیدا کرنیوالا۔ اس سورہ مبارکہ کی پہلی ہی آیت میں یہ لفظ آیا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کو ''فاطر'' کا نام دیا گیا ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں انسانی نظروں کو ان تکوینی نشانیوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جو اس کتابِ جہاں کے ہر ورق پر پھیلی ہوئی ہیں۔ مرنے کے بعد کی زندگی پر ایسے حسی اور واضح دلائل دیئے گئے ہیں جو ہر شہری اور دیہاتی کی سمجھ میں آسکتے ہیں۔ جو اللہ بارش سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے، جو انسان کو تخلیق کے مختلف مراحل سے گزارتا ہے وہی مُردوں کو بھی دُبارہ زندہ کرے گا۔

یہ سورہ مبارکہ ایمان و ہدایت، اور کفر وضلالت کے درمیان بھی حسی مثالوں کے ذریعہ فرق کرتی ہے، اور یہ بتاتی ہے کہ جیسے بینا اور نابینا، زندہ اور مُردہ، ظلمت اور نور، دھوپ اور چھاؤں مساوی نہیں ہوسکتے یونہی کافر اور مؤمن بھی برابر نہیں ہوسکتے۔(19 تا23)

پارہ نمبر22

سورۃُ یٰسین..........................سورہ نمبر36

سورہ یٰسین مکی ہے جس میں 5 رکوع اور 83 آیاتِ بینات ہیں۔

چونکہ اس سورہ مبارکہ کی ابتداء دو حروف مقطعات یعنی یاء اور سین سے ہوتی ہے اسی بناء پر بطور علامت اس سورہ مبارکہ کا نام ''یٰسین'' رکھا گیا۔

''سورہ یٰسین'' ایک جلالی سورت ہے۔ اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت، طاقت اور اختیار کو بیان کرتے ہوئے توحید و آخرت اور قرآن و رسول پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہوئے ''حبیب نجار'' کا قصہ بیان کیا ہے۔ اللہ کے جلال کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 45 مرتبہ صیغہ جمع متکلم (ہم) آیا ہے، یعنی ہم نے یہ کیا، ہم نے وہ کیا وغیرہ۔ اسی طرح حبیب نجار کے قصے کے ضمن میں سچے جنتی مؤمن کی دس صفات بیان کیں۔

عام طور پر لوگ اس سورہ مبارکہ کو محض ثواب کے لئے پڑھتے ہیں، لیکن جو شخص اس سورہ مبارکہ کو سمجھ کر پڑھتا ہے وہ اپنے آپ کو ایک ''مرعوب کُن'' جلالی ماحول میں موجود پاتا ہے، اُس کے دل و دماغ سے غیر اللہ کا بھوت اُتر جاتا ہے، وہ اللہ کی طاقت اور قدرت کا پوری طرح قائل ہو جاتا ہے، ہر اگلی آیت اس کیفیت کو مضبوط کرتی چلی جاتی ہے اور جب وہ اختتام پر پہنچتا ہے تو ''کُن فیکونی'' کی صفات کی تلاوت و سماعت سے بلندیوں کو چھو لیتا ہے اور آخری ٹکڑے ''الیه ترجعون'' کو پڑھ کر آخرت کی تیاری کے احساس سے سرشار و سرگرم ہو جاتا ہے۔

سورہ یٰسین کی آیت کریمہ 21 پر بائیسویں پارے کی تکمیل اور آیتِ کریمہ 22 سے تیئسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر23

سورۃُ الصَّافات......................سورہ نمبر 37

سورہ صافات مکی ہے جس میں 5 رکوع اور 182 آیاتِ بینات ہیں۔

صافات کا معنی ہے صف باندھنے والے، پہلی ہی آیت میں لفظ ''صافات'' آیا ہے اسی سے یہ نام ماخوذ ہے۔

مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے اور جنات کا اللہ سے نسبی رشتہ قائم کرتے تھے، قرآن کا مذاق اڑاتے اور مرنے کے بعد دُبارہ زندہ ہونے کا انکار کرتے تھے۔ چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اِن غلط عقائد کا ردّ کرتے ہوئے بتایا کہ فرشتے صف باندھے رہتے ہیں، اللہ کا ذکر کرتے ہیں الوہیت میں شریک نہیں۔ اس کے بعد توحید ذات اور مرنے کے بعد دُبارہ زندہ ہونے، حساب کتاب دینے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہوئے نو انبیاء کرام کی خدمات اور دعوت وتبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انبیاء مخلص، مؤمن، محسن اور اللہ کے نیک وفادار بندے ہوتے ہیں۔

پارہ نمبر23

سورۃ ص.........................سورہ نمبر38

سورہ ''ص'' مکی ہے جس میں 5 رکوع اور 88 آیاتِ بینات ہیں۔

اس سورہ مبارکہ کا آغاز حرفِ ''ص'' سے ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ''ص'' رکھا گیا۔

نبوت کے دسویں سال جب ابوطالب مرضِ وفات میں مبتلا تھے، سردارانِ قریش سخت تکبر اور ہٹ دھرمی کر رہے تھے، ان کا ایک وفد ابوطالب کے پاس آیا اور کہا اپنے بھتیجے کو سمجھائیں کہ وہ ہمارے دین اور معبودوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں ہم ان کو کچھ نہیں کہیں گے۔

چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں کفارِ قریش کی احمقانہ اور جاہلانہ سوچ بتانے کے بعد امم سابقہ کے متکبرین کا انجام بتایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے دو طرح کے نبیوں کا ذکر کیا۔

ایک حضرت داؤد علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی، دینی اور دنیوی قوت سے نوازا تھا، وہ ایک دن روزہ رکھتے، ایک دن افطار کرتے، آدھی رات سوتے، آدھی رات عبادت کرتے، وسیع سلطنت کے بادشاہ اور جلیل القدر پیغمبر تھے، انہیں ذکر کرنے والا دل، شکر کرنے والی زبان اور سحر طاری کر دینے والی آواز عطاء ہوئی تھی، جبکہ ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس سے بھی بڑی سلطنت عطاء ہوئی تھی، چرند، پرند، ہوا اور جنات ان کے لئے مسخر کر دیئے گئے تھے۔

دوسرا واقعہ حضرت ایوب علیہ السلام کا ہے، ان کے پاس ثروت وغنا کی بہتات تھی، باغات اور حویلیاں تھیں، زرعی زمینیں اور ڈھور ڈنگر تھے، نوکر چاکر اور کئی بیٹے تھے۔ لیکن جب اللہ کی آزمائش آئی تو اولاد ہلاک ہوگئی، مال مویشی مر گئے، باغات اجڑ گئے، حویلیاں ویران ہوگئیں، عزیز واقارب نے تیور بدل دیئے، فقر وفاقہ نے ڈیرے ڈال دیئے اور خود بھی تکلیف دِہ بیماری میں مبتلا ہو گئے، اٹھارہ سال تک یہی صورتِ حال رہی مگر حضرت ایوب علیہ السلام نے صبر وشکر کا دامن نہیں چھوڑا، بالآخر آزمائش کا دور ختم ہوا اور اللہ نے پہلے سے بھی زیادہ نواز دیا۔

پارہ نمبر23

سورۃُ الزُّمَرُ.......................سورہ نمبر39

سورہ زُمر مکی ہے جس میں 8 رکوع اور 75 آیاتِ بینات ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت کیے بغیر بستر پر نہیں لیٹتے تھے (ترمذی، فضائل قرآن)

زُمر ''زُمْـرَۃٌ'' کی جمع ہے جس کا معنی ہے ''گروہ''۔ سردارانِ قریش نے ایک مرتبہ یہ پیش کش کی کہ معین مدت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے معبودوں کی عبادت کریں، پھر ہم بھی ایک اللہ کی عبادت کریں گے۔ اس سورہ مبارکہ میں مشرکین کو واضح کیا گیا کہ ایسا ناممکن ہے کیونکہ نبی اللہ کا فرمانبردار ہوتا ہے وہ کسی کے ساتھ سمجھوتا نہیں کرتا۔

اِس کے علاوہ مشرکین کے اُس دعوے کی تردید بھی کی گئی کہ اُن کے خود ساختہ معبود قیامت والے دن اُن کے حق میں شفاعت کریں گے، اِس کے ساتھ ساتھ گناہ گاروں کو خوشخبری بھی سنائی گئی کہ کثرت سے گناہ کرنے والوں کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اگر گناہ گار ندامت کے ساتھ سچی توبہ کریں اور آئندہ گناہ سے بچنے کا وعدہ کریں تو معافی مل سکتی ہے۔

اس سورہ مبارکہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اِس میں بار بار خالص اور تقوے کا لفظ ذکر کیا گیا ہے

سورہ زُمر کی آیت کریمہ 31 پر تئیسویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ 32 سے چوبیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے

پارہ نمبر24

سورۃُ المؤمن......................سورہ نمبر 40

سورہ مؤمن مکی ہے جس میں 9 رکوع اور 85 آیاتِ بینات ہیں۔

اس سورہ مبارکہ کی آیتِ کریمہ 28 میں ایک بندہ مومن کا ذکر آیا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام مؤمن رکھا گیا۔اس سورہ مبارکہ سے آگے سات سورتیں مسلسل ''حم'' کے الفاظ سے شروع ہوتی ہیں،ان کو''حم سبعہ'' بھی کہتے ہیں، ان سورتوں میں توحید، رسالت، آخرت اور قرآن پر ایمان لانے کے آفاقی، انفسی، عقلی اور نقلی دلائل زوردار انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔

مکی زندگی میں جب قریش کے متکبر سردار فرعون، ہامان اور قارون کی طرح اقتدار کے نشے میں دُھت ہوکر مسلمانوں پر ظلم وستم کررہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فضول بحث وتکرار میں مشغول تھے اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ مبارکہ نازل فرما کر انہیں اُس بندہ مؤمن کا واقعہ سنایا جو فرعون کے خاص درباریوں میں سے تھا لیکن خفیہ طور پر مسلمان ہو چکا تھا۔جب فرعون نے اپنے دربار میں حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کے قتل کا منصوبہ پیش کیا تو اُس وقت اِس بندہ مؤمن نے فرعون کے سامنے کلمہ حق بیان کرتے ہوئے کہا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے؟ اُس بندہ مؤمن کی تقریرِ دلپذیر سے فرعون کے درباری بھی متاثر ہورہے تھے چنانچہ فرعون نے اُس کی باتوں کو مذاق میں اڑانے کے لئے اپنے وزیر ہامان سے کہا ایک مینارہ بناؤ، میں ذرا اس پر چڑھ کر موسی کے اللہ کو تلاش کروں۔لیکن اللہ نے فرعون کو اپنے عذاب کی گرفت میں پکڑ لیا جبکہ بندہ مؤمن کو عذاب سے بچا لیا۔

پارہ نمبر24

سورۃُ حٰمٓ سجدۃ.......................سورہ نمبر 41

سورہ حم السجدہ مکی ہے جس میں 6 رکوع اور 54 آیاتِ بینات ہیں۔

اس سورہ مبارکہ کا آغاز حروف مقطعات ''حم'' سے ہوتا ہے، اور آیتِ کریمہ 38 آیتِ سجدہ ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''حم سجدہ'' رکھا گیا۔

جب قریشِ مکہ شدتِ مخالفت کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے بارے میں بدستور شک میں مبتلا تھے، عربی قرآن پر اعتراض کر رہے تھے اور عوام کو قرآن سننے سے روک رہے تھے، قرآن سے اعراض کرتے ہوئے سردارانِ قریش کا رویہ قومِ عاد اور ثمود کے متکبر لوگوں کی طرح تھا۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ مبارکہ نازل فرما کر قریش کے لیڈروں سے کہا کہ تم بھی قومِ عاد وثمود کی طرح اللہ دشمنوں میں شامل ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو تسلی دی کہ ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، مسلمان توحید کی دعوت دیتے، برائی کو نیکی سے دفع کرتے اور صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنے والے ہیں۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں یہ پیشنگوئی کی گئی ہے کہ بہت جلد اس کائنات اور انسان کی ذات میں جو جو راز پوشیدہ ہیں وہ ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ موجودہ دور میں سائنس کی ترقی کی وجہ سے کائنات اور انسان کی ذات میں پوشیدہ راز آئے روز ظاہر ہرتے رہتے ہیں۔

آیتِ کریمہ **46** پر چوبیسویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ **47** سے پچیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر25

سورۃُ الشُّوریٰ......................سورہ نمبر42

سورہ شوریٰ مکی ہے جس میں 5 رکوع اور 53 آیاتِ بینات ہیں۔

''شوریٰ'' کا معنی مشورہ کرنا ہے۔ آیت کریمہ 38 (اڑتیس) میں لفظِ شوریٰ آیا ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام ''شوریٰ'' رکھا گیا۔

یہ سورہ مبارکہ مکی زندگی کے آخری سال یعنی 13 نبوی میں نازل ہوئی، دراصل یہ سورہ مبارکہ مدینہ میں قائم ہونے والی اسلامی ریاست کی تمہید ہے، جس میں اللہ کے قانون یعنی شریعت کو نافذ کرنے، اقامت دین کی جدوجہد کرنے اور شورائیت پر مشتمل عادلانہ اسلامی ریاست قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں اللہ کے قانون اور انسانوں کے بنائے ہوئے خودساختہ قوانین کا فرق بتا کر حاکمیت میں بھی توحید اختیار کرنے کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس سورہ مبارکہ میں اقامت دین کی جدو جہد کرنے والوں کی 10 صفات بھی بیان کی گئی ہیں۔

پارہ نمبر25

سورۃ الزُّخرُفُ......................سورہ نمبر43

سورہ زُخرف مکی ہے جس میں 7رکوع اور89 آیاتِ بینات ہیں۔

زخرف کا معنی سنہرا، آراستہ، اور زینت ہے۔ سونے کے زیورات کو بھی زخرف کہا جاتا ہے، آیت کریمہ 35 میں لفظِ ''زخرف'' آیا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ''زخرف'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ کا موضوع ''اصولِ ایمان'' ہے۔قریش مکہ اللہ تعالیٰ کو خالق بھی مانتے تھے اور رب بھی مانتے تھے، یعنی وہ توحید خالقیت اور توحید ربوبیت کا اقرار کرتے تھے لیکن توحید الوہیت، توحید عبادت اور توحید حاکمیت کے منکر تھے، یعنی وہ اللہ کے ساتھ اور ''اِلٰہ'' بھی بناتے تھے، اللہ کی ''بندگی'' میں شریک بھی ٹھہراتے تھے اور اللہ کی ''حاکمیت'' میں بھی شرک کرتے تھے۔

چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں دعوتِ ابراہیم، دعوتِ موسیٰ اور دعوتِ عیسیٰ علیہم السلام سے استدلال کرکے اللہ کی حاکمیت نہ صرف تسلیم کرنے بلکہ اس میں توحید اختیار کرنے کا کہا گیا۔

پارہ نمبر25

سورۃُ دُخان......................سورہ نمبر44

سورہ دُخان مکی ہے جس میں 3رکوع اور59 آیاتِ بینات ہیں۔

عَرَبی زبان میں ''دُخان'' دھویں کو کہتے ہیں، آیت کریمہ 10 میں لفظِ دخان آیا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ''دخان'' رکھا گیا۔

پچھلی سورہ مبارکہ ''زخرف'' میں توحید حاکمیت کی جو بات مثبت انداز میں سمجھائی گئی تھی یہاں سورہ دخان میں وہی بات منفی فرعونی رویوں کی وضاحت کرتے ہوئی سمجھائی گئی ہے۔فرعون'' عُلوّ فی الارض'' کے جرم کا مرتکب تھا، وہ اپنے محدود اختیارات کا ناجائز استعمال کرتا تھا، قریش بھی فرعون کے راستے پر چل پڑے ہیں، اختیارات کا غلط استعمال کررہے ہیں، اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے، فرعون اور اس جیسی دوسری قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

پارہ نمبر25

سورۃُ الْجَاثِیَه.......................سورہ نمبر45

سورہ جاثیہ مکی ہے جس میں 4 رکوع اور 37 آیاتِ بینات ہیں۔

جاثیہ کا معنی گھٹنوں کے بل بیٹھنا ہے، چونکہ قیامت والے دن لوگ اللہ کے خوف اور ہیبت سے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے، آیت کریمہ 28 میں اس خوفناک منظر کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام جاثیہ رکھا گیا۔

قیامِ مکہ کی درمیانی مدت میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی روشنی میں توحید و آخرت کی عقلی، نقلی، تاریخی، آفاقی اور انفسی دلیلیں پیش کر رہے تھے، جبکہ ان دلائل کے جواب میں مشرکین مکہ مذاق اور استہزاء سے کام لے رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورہ مبارکہ میں مشرکین مکہ کے خلاف فردِ جرم عائد کرتے ہوئے ان کے جرائم گنوائے کہ یہ لوگ:

شرکِ ولایت میں مبتلا ہیں(10,19) متکبر ہیں(8,31) خواہشاتِ نفس کو الٰہ بنا لیا ہے(23) منکر آخرت ہیں(32) باطل حجتیں پیش کرتے ہیں(25) ملاقاتِ آخرت سے غافل ہیں(34) خالص دنیا پرست اور دہریئے ہیں(24) دنیا کی زندگی کا دھوکہ کھائے ہوئے ہیں(35)۔

چنانچہ صاف صاف بتا دیا کہ قیامت والے دن سب لوگ اللہ کے سامنے ''جاثیہ'' یعنی گھٹنے ٹیکے ہوئے ہوں گے۔

<u>سورہ جاثیہ کی آیتِ کریمہ 37 پر سورہ اور پچیسویں پارے کی تکمیل، جبکہ سورہ احقاف کی پہلی آیتِ کریمہ سے چھبیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔</u>

پارہ نمبر26

سورۃ احقاف......................سورہ نمبر46

سورہ احقاف مکی ہے جس میں 4 رکوع اور 35 آیاتِ بینات ہیں۔

احقاف ''حِقُفٌ'' کی جمع ہے جس کا معنی ریت کا ٹیلہ ہے، یہ صحرائے عرب کے جنوب مغربی حصے کا نام ہے جہاں قدیم زمانے میں قومِ عاد آباد تھی، تیسرے رکوع میں یہ لفظ آیا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''احقاف'' رکھا گیا۔

سورہ احقاف میں اثباتِ توحید، ردِ شرک اور منصب رسالت کی وضاحت کے بعد قریش کے وسیلے کے عقیدے کا سختی سے رد کیا گیا ہے اور ان کو بتایا گیا ہے کہ تمہارے وہ ''اِلٰہ'' جنہیں تم اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے پوجتے ہو بے بس اور لاچار ہیں۔

اس سورہ میں وادیٔ احقاف کی قوم عاد کی ہلاکت کا تذکرہ بھی ہے اور جنات کا قرآن سن کر ایمان لانے کا ذکر بھی۔ قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کا جواب بھی ہے اور استہزاء، اعراض، اجتناب اور انکار کرنے والوں کے لئے ہلاکت کی دھمکی بھی ہے۔

آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''اولوالعزم'' پیغمبروں کی طرح صبر وثبات کے ساتھ دعوت وتبلیغ کی سرگرمیاں جاری رکھنے کی ہدایت ہے۔

پارہ نمبر26

سورۃُ محمد.......................سورہ نمبر 47

سورہ محمد مَدَنی ہے جس میں 4 رکوع اور 38 (اڑتیس) آیاتِ بینات ہیں۔

''محمد'' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسم گرامی ہے، چونکہ اس سورہ مبارکہ کی دوسری آیتِ کریمہ میں نامِ محمد آیا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''محمد'' رکھا گیا۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد مدینہ منورہ میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھ دی گئی تھی لیکن منافقین، قریش مکہ اور دیگر طاغوتی طاقتیں اس کو کمزور کرنے کی کوششوں میں لگی رہیں۔ جنگِ بدر سے پہلے اس سورہ مبارکہ کے نزول کی حکمت یہ تھی کہ مسلمانوں میں جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ ابھارا جائے، مسلمانوں پر جنگ کا جواز (Legitimacy of War) ثابت کیا جائے تاکہ وہ پورے انشراحِ صدر کے ساتھ لڑیں۔

چنانچہ اس سورہ مبارکہ کے آغاز مین دوقومی نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے مسلمانوں اور کافروں میں فرق بتایا گیا۔ اللہ کی طرف سے کافروں کی پکڑ کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ ہے براہِ راست عذاب (Direct Action by Allah)۔ جبکہ دوسرا طریقہ ہے مسلمانوں کے ہاتھوں عذاب (In Direct Action thru Muslims)۔ چنانچہ سورہ محمد میں دوسرے طریقہ کے مطابق مسلمانوں کو قتال پر ابھارا گیا ہے اور اپنی مدد اور سرپرستی کا وعدہ بھی کیا گیا۔ منافقین کے جہاد سے فرار کی ذہنیت کا پول کھولتے ہوئے وعید سنائی گئی کہ جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے تو منہ اور پیٹھ پر تھپڑ بھی ماریں گے۔

سورہ مبارکہ کے آخر میں اسلامی ریاست کے قیام اور بقاء کے لئے اپنا مال خرچ کرنے کا زوردار حکم دیتے ہوئے دنیا کی زندگی کو کھیل تماشہ قرار دیا اور یہ وعید بھی سنائی کہ بخیل لوگوں سے حکومت اور امانت چھین لی جاتی ہے۔

پارہ نمبر26

سورۃ الْفَتْح.........................سورہ نمبر48

سورۃ فتح مَدَنی ہے جس میں 4 رکوع اور 29 آیاتِ بینات ہیں۔

عَرَبی زبان میں فتح کا معنیٰ کھلنا، کھولنا اور کامیابی ہے۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ کی پہلی ہی آیت کریمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک واضح اور کھلی فتح کی خوشخبری دی گئی ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام فتح رکھا گیا۔ مشرکین مکہ کے ساتھ صلح حدیبیہ جن شرائط کے ساتھ ہوئی تھی بظاہر مسلمانوں کے لئے وہ شرائط انتہائی ناگوار تھیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے حدیبیہ سے واپسی پر یہ سورہ مبارکہ نازل فرما کر اس صلح کو بڑی فتح قرار دیا جیسا کہ بعد کے واقعات سے ثابت بھی ہوا۔

اس سورہ مبارکہ میں درخت کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت جہاد کرنے والے صحابہ کرام کو ''رضی اللہ'' کا خطاب دیتے ہوئے ان کے چند اوصاف بیان ہوئے (29) جبکہ دوسری طرف اس سفر میں ساتھ نہ چلنے والے افراد اور منافقین کے حیلے بہانوں کا پول کھولتے ہوئے آئندہ غزوہ خیبر میں ساتھ نہ لے جانے کی ہدایت کی گئی اور بتایا گیا کہ عنقریب ایک بڑی جنگ میں تمہیں شرکت کی دعوت دی جائے گی اور تمہارا ایمان آزمایا جائے گا (11 تا 15)۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بعثت بھی بیان ہوا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قرآن وشریعت دے کر اس لئے بھیجا تا کہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دیں (28)۔

پارہ نمبر26

سورۃ الْحُجُرَات......................سورہ نمبر49

سورہ حجرات مَدَنی ہے جس میں 2 رکوع اور 18 آیاتِ بینات ہیں۔

''حُجُرَات'' حُجرہ کی جمع ہے، عَرَبی زبان میں حجرہ کوٹھڑی کو کہتے ہیں اس سورہ مبارکہ کی آیت کریمہ 4 میں الحجرات کا لفظ آیا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا نام ''الحجرات'' رکھا گیا۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ میں ''مکارمِ اخلاق'' بھی بیان ہوئے ہیں اس لئے اسے سورۃ الاخلاق والآداب بھی کہا جاتا ہے۔

یہ سورہ اگرچہ چھوٹی سی ہے مگر کئی جامع مضامین کو بیان کرتی ہے، چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں ان مجلسی برائیوں سے روکا گیا ہے جن کی وجہ سے باہم نفرت وعداوت پیدا ہوجاتی ہے، جیسے مزاق اڑانا، طعنہ دینا، بُرا نام رکھنا، بدگمانی کرنا، کسی کی ٹوہ میں لگنا، اور غیبت کرنا۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جو دلوں کو پھاڑ دیتی ہیں۔ تمام انسان ایک خالق کی مخلوق اور ایک مرد عورت کی اولاد ہونے کے ناطے برابر اور یکساں احترام کے لائق ہیں۔ انسانوں کی مختلف گروہوں اور قبائل میں تقسیم محض تعارف کے لئے ہے، اس سورہ مبارکہ میں ''اِنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ'' کے ذریعے مسلمانوں کی عالمگیر برادری کی وضاحت کی گئی ہے، یہ جمعیت رنگ ونسل، خاندان ونسب، اور وطن کی بنیاد پر نہیں بنی بلکہ اللہ اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے نتیجے میں قائم ہوئی ہے۔ (10)

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں اسلامی ریاست کی آئینی اور دستوری شِق کو بیان کیا گیا کہ کوئی قانون سازی قرآن وسنت کے خلاف نہ ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور ادب واحترام کا خیال رکھا جائے گا۔ کسی بھی افواہ پر بغیر تحقیق کے کوئی بھی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔

پارہ نمبر26

سورۃ ق......................سورہ نمبر 50

سورہ ق مکی ہے جس میں 3 رکوع اور 45 آیاتِ بینات ہیں۔

''ق'' حروفِ مقطعات میں سے ایک حرف ہے چونکہ اس سورہ مبارکہ کی ابتدا اسی حرفِ ق سے ہوتی ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ''ق'' رکھا گیا۔

مشرکین مکہ کا ایک اعتراض یہ تھا کہ انسان کیسے نبی ہوسکتا ہے؟، دوسرا اعتراض مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں تھا کہ یہ بعید از عقل ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں اسی قسم کے اعتراضات کے جوابات دیتے ہوئے عقلی، نقلی، اور تاریخی دلائل دیئے گئے ہیں۔ اللہ تو وہ ذات ہے جو قبر میں موجود لاش کے تغیر اور تحلیل کے بعد بھی اس کے ایک ایک ذرے کا علم رکھتا ہے۔ وہ خالق ہے دل میں آنے والے وسوسوں کو بھی جانتا ہے۔ اس کے فرشتے انسانوں کے اعمال نوٹ کررہے ہیں۔ موت کی سختیاں اور قیامت برحق ہے، قیامت والے دن آدمی کو دو فرشتے پکڑ کر اللہ کی عدالت میں پیش کریں گے، ایک ہانک رہا ہوگا اور دوسرے کے پاس انسان کی ساری زندگی کے ریکارڈ کا رجسٹر ہوگا۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں بتایا گیا کہ نصیحت صرف وہی لوگ حاصل کرسکتے ہیں جو دل رکھتے ہوں، کان لگا کر سنیں اور حاضر بھی ہوں۔ یعنی جسم بھی حاضر ہو، دل و دماغ بھی حاضر ہو اور توجہ سے کان لگا کر سنیں۔ (32)

پارہ نمبر26

سورۃُ الذّٰرِیات.........................سورہ نمبر 51

سورہ الذاریات مکی ہے،جس میں 3 رکوع اور 60 آیاتِ بینات ہیں۔

ذاریات ان ہواؤں کو کہا جاتا ہے جو گردوغبار اڑاتی ہیں،پہلی ہی آیت میں مذکور لفظ ذاریات کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے۔

اس سورہ مبارکہ کی آیت کریمہ 6 میں ارشاد ہے" وَاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ "جزاء وسزا کا دن واقع ہو کر رہے گا۔ پھر باقی پوری سورہ مبارکہ میں اسی بات کے دلائل دیئے گئے ہیں۔چنانچہ کبھی فرمایا کہ گردوغبار پھیلا کر بارشیں برسانے والی ہوائیں کسی کے لئے رحمت اور کسی کے لئے عذاب تقسیم کرتی ہیں یہی قیامت کی دلیل ہے کہ جزا وسزا ہوگی (1 تا6)۔کبھی فرمایا تمہارا اپنا ضمیر بھی یہی کہتا ہے کہ اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا بدلہ ملنا چاہیے،لہٰذا اسی طرح بدلے کا دن بھی آئے گا (21)۔کبھی فرمایا انسانی تاریخ بھی اسی بات کی گواہی دیتی ہے کہ بُرے لوگوں کو تباہ کیا گیا اور اچھے لوگوں کو نجات اور کامیابی ملی،اسی طرح ایک دن بھی جزاوسزا کا آئے گا (24 تا 46)۔پھر فرمایا کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے،زمین کا جوڑا آسمان ہے،دن کا جوڑا رات ہے،اسی طرح عقل کا تقاضا ہے کہ دنیا کا بھی کوئی جوڑا یعنی آخرت ہونی چاہیے (49)۔پھر عقل بھی یہی تقاضا کرتی ہے کہ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا ملنی چاہیے (59,60)۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں انسانوں اور جنوں کی تخلیق کا مقصد بتایا گیا ہے کہ ان کو اللہ نے اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا (56)۔

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

آیت کریمہ **30** پر چھبیسویں پارے کی تکمیل اور آیت کریمہ **31** سے ستائیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے۔

پارہ نمبر27

سورۃ طور........................سورہ نمبر52

سورہ طور مکی ہے جس میں 2 رکوع اور 49 آیاتِ بینات ہیں۔

طور اس پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت موسی علیہ السلام، اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے تھے۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ میں کوہِ طور کی قسم کھائی گئی ہے اسی مناسبت سے اس کا نام طور رکھا گیا۔

مشرکین مکہ نہ صرف قرآن بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور وقوع قیامت پر بھی اعتراض کرتے تھے چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں ان کے تمام اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ سورہ مبارکہ کے آغاز میں پانچ قسمیں کھا کر فرمایا: بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، بدر کے قیدیوں کے سلسلے میں بات چیت کرنے کے لئے مدینہ آئے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورہ طور تلاوت فرمارہے تھے۔ جب یہ آیت پڑھی کہ ''بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا'' تو حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے یوں لگا کہ میرا دل پھٹ جائے گا، چنانچہ میں نے نزول عذاب سے ڈر کر اسلام قبول کر لیا۔

پارہ نمبر27

سورۃُ النَّجُم......................سورہ نمبر53

سورہ ''النجم'' مکی ہے جس میں 3 رکوع اور 62 آیات بینات ہیں۔

عربی زبان میں ''نجم'' ستارے کو کہتے ہیں۔ النجم کے لفظ سے سورہ مبارکہ کا آغاز ہوا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ''النجم'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج کی تصدیق کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی فلسفی نہیں کہ اپنے غور وفکر اور نفس کی پیروی میں کلام کرتے ہوں، بلکہ آپ جو بولتے ہیں وہ وحی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مشرکین پر تنقید کرتے ہوئے بتایا گیا کہ وہ لات، منات، عُزّیٰ کی پوجا کرتے اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ ان کی سفارش کریں گے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا، ہر انسان کو اس کا اپنا عمل کام دے گا۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ''شِعرا'' نامی ستارے کا ذکر بھی ہے جسے بنی خُزاعہ کے لوگوں نے اپنا معبود بنایا ہوا تھا۔ یہ ستارہ سورج سے بھی زیادہ گرم ہے۔

پارہ نمبر27

سورۃ القمر.........................سورہ نمبر54

سورہ قمر مکی ہے جس میں 3 رکوع اور 55 آیاتِ بینات ہیں۔

''قمر'' چاند کو کہتے ہیں، چونکہ اس سورہ مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق القمر کا ذکر کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اسے قمر کا نام دیا گیا ہے۔

یہ سورہ مبارکہ بہت جامع سورہ ہے۔اس میں وعدے بھی ہیں اور وعیدیں بھی، مومنوں کے لئے بشارتیں بھی ہیں اور منکروں کے لئے ڈراوے بھی، واعظ و نصیحت اور عبرتیں بھی ہیں تو نبوت و رسالت، قیامت اور قضاء وقدر جیسے بنیادی عقائد بھی۔ایک طرف شق القمر کے معجزے کا ذکر ہے تو دوسری طرف ہر شے کے نیچے تلے ہونے کے سائنسی اصول کا ذکر بھی ہے(12اور49)

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں چار مرتبہ یہ بات دہرائی گئی ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے اعتبار سے نہایت آسان کیا ہے۔ چنانچہ ہر ترجمہ پڑھنے والا بھی قرآن سے نصیحت حاصل کرسکتا ہے۔

پارہ نمبر27

سورة الرحمن.......................سورہ نمبر55

سورہ رحمٰن مکی ہے جسمیں 3 رکوع اور 78 آیاتِ بینات ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی چوٹی کی صفت ''رحمٰن'' ہے، اللہ کی چوٹی کی کتاب ''قرآن'' ہے، اللہ کی چوٹی کی تخلیق انسان ہے، اورانسان کی چوٹی کی صلاحیت قوتِ بیان ہے۔لہٰذاانسان کو چاہیے کہ وہ اپنی بیان کی صلاحیت کوقرآن پر لگائے۔

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قادرِ مطلق ہونے، رب اور پالن ہار ہونے، رحمٰن اور ذوالجلال و ذوالاکرام ہونے کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔تیس سے زائد مرتبہ ''**فبأی آلاء ربکما تُکذبان** '' کے ذریعے انسانوں اور جنات کے مردہ ضمیر کوتکذیب سے بچنے اور شکر گزاری کرنے کی دعوت دی ہے۔

اس کے علاوہ قیامت اور جہنم کے حالات کا تذکرہ کر کے کفار کو وعید اور جنت کی نعمتوں اور حوروں کا ذکر کے ایمان والوں کو بشارتیں بھی سنائی گئی ہیں۔

اس سورہ کی خاص بات یہ ہے کہ

پارہ نمبر27

سورۃ الواقعۃ.......................سورہ نمبر56

سورہ واقعہ مکی ہے جس میں 3 رکوع اور 96 آیاتِ بینات ہیں۔

عربی زبان میں واقعہ کا معنی حادثہ، مصیبت اور لڑائی وغیرہ ہیں۔اس کے علاوہ واقعہ قیامت کو بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی ایک بڑے حادثہ کی صورت میں رونما ہوگی۔پہلی ہی آیت کریمہ میں لفظ واقعہ آیا ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ''واقعہ'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو تمام انسانوں کی تین قسمیں بن جائیں گی:

ایک اصحاب الیمین جو کہ جنتی ہوں گے۔دوسرے اصحاب الشمال جو کہ جہنمی ہوں گے۔تیسرے السابقون جو عام مومنوں سے نیکی کے کاموں میں زیادہ آگے نکلتے تھے۔

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت اور قدرت کے دلائل اور قیامت کے واقع ہونے کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی بیان کیا ہے کہ جنتیوں کو جنت میں پاکیزہ شراب، تازہ گوشت اور موتی آنکھوں والی حوریں بھی ملیں گی۔جبکہ جہنمیوں کو کھانے کے لئے زقوم کا درخت اور کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے گرنے کی قسم کھا کر فرمایا یہ قرآن بہت عظمت والا ہے اور تمہیں علم ہو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔چنانچہ آج کی سائنس نے ستاروں کے بارے میں کافی معلومات اکھٹی کی ہیں جس سے پتا چلتا ہے کہ اس کائنات میں سینکڑوں ملین کہکشائیں موجود ہیں، اور یہ کائنات بے حساب بڑی ہے۔

پارہ نمبر 27

سورة الحدید.........................سورہ نمبر 57

سورہ الحدید مَدَنی ہے جس میں 4 رکوع اور 29 آیاتِ بینات ہیں۔

''حدید'' عربی زبان میں لوہے کو کہتے ہیں۔ آیتِ کریمہ 25 میں الحدید لا لفظ آیا ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام ''الحدید'' رکھا گیا۔

کفار مدینہ طیبہ کی اسلامی ریاست کو مٹانے کے لئے ہر طرح کی زور آزمائی کر رہے تھے، ان حالات میں اسلامی ریاست کی بقاء اور تحفظ کے لئے جان و مال کی قربانی دینے کی ترغیب کے لئے یہ سورہ مبارکہ نازل کی گئی۔ چنانچہ اس سورہ مبارکہ میں چھ بار مختلف انداز سے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسی طرح زمین و آسمان کی چھ دن میں تخلیق اور انسانی زندگی کے چھ مراحل کو چھ ہی الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

صحابہ کرام کے مختلف درجات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ رسولوں کی بعثت کا مقصد یہ بتایا گیا کہ رسول صرف عقیدے اور عبادت کی تبلیغ کے لئے نہیں بلکہ اللہ کے دین اور نظامِ عدل وقسط کو قائم کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں، چنانچہ اس نظام کو قائم کرنے کے لئے لوہے کی بھی ضرورت تھی اس لئے ہم نے لوہا بھی نازل کیا۔

اس سورت کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ''رہبانیت'' یعنی دنیا سے کٹ کر تنہائی کی زندگی اس لئے اختیار کرنا کہ وہاں محض اللہ کی تسبیح و تحمید اور عبادت کی جائے اس کی مذمت کرتے ہوئے اسے بدعت قرار دیا ہے۔

سورہ حدید کی آیت کریمہ 29 پر سورہ حدید اور ستائیسویں پارے کی تکمیل اور سورہ مجادلہ کی پہلی آیت کریمہ سے اٹھائیسویں پارے کا آغاز ہوتا ہے

پارہ نمبر28

سورۃُ المُجادلۃ......................سورہ نمبر58

سورہ مجادلہ مَدنی ہے جس میں 3 رکوع اور 22 آیاتِ بینات ہیں۔

مجادلہ کا معنی ہے بحث وتکرار کرنا، حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا نے خاوند کے ظہار کرنے کے حوالے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادب کے درجے میں رہتے ہوئے بحث وتکرار کی تھی جس کا ذکر اس سورہ مبارکہ کے شروع میں ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام ''مجادلہ'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں شرعی احکامات کے ساتھ ساتھ منافقین کی گھٹیا حرکتوں کا ذکر بھی ہے۔ منافقین اسلامی ریاست کو کمزور کرنے کے لئے خفیہ سرگوشیاں کرتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں آپ کی ہدایات کے اثرات کو زائل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ ایسی سرگوشیوں سے منع کرنے کے ساتھ ساتھ حزب الشیطان کی چار علامات اور حزب اللہ کی سات صفات بھی بیان کی گئیں۔

حزب الشیطان یعنی شیطانی گروہ یہود سے دوستی رکھتا، جھوٹی قسمیں اٹھاتا، اسلامی ریاست کا دشمن اور دوزخی ہے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں حزب اللہ یعنی اللہ کا گروہ اسلامی ریاست کا محافظ، مضبوط ایمان والا ایسا جنتی گروہ ہے کہ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

اس سورہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں آدابِ مجلس کے ضمن میں یہ ہدایت دی گئی کہ مجلس میں سمٹ کر بیٹھنا چاہیے تاکہ آنے والوں کے لئے کشادگی ہو، اور جب امیر مجلس کسی کو اٹھنے کا کہے تو فوراً اٹھ جانا چاہیے۔

پارہ نمبر28

سورۃ الحشر ....سورہ نمبر59

سورہ حشر مَدَنی ہے جس میں 3 رکوع اور 24 آیاتِ بینات ہیں۔

حشر کا معنی ہے اکھٹا کرنا اور گھیرنا، چونکہ اس سورہ مبارکہ میں بنونضیر کو گھیرنے کا ذکر ہے اسی مناسبت سے یہ نام رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں بھی منافقین اور یہودیوں کا تذکرہ ہے، بنونضیر کے خلاف فردِ جرم عائد کی گئی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی اور عہد شکنی کی، اس لئے اب بطورِ سزا انہیں جلاوطن کردیا گیا۔ اس سورہ مبارکہ میں خدیث وسنت کی دستوری اور قانونی حیثیت کی واضح کی گئی ہے کہ اللہ کے رسول کا حکم بھی اسی طرح حجت ہے جیسے قرآن (27)۔

اس سورہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں اسلامی نظامِ معیشت کا اہم اصول ارتکازِ دولت اور اس کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔ یعنی اسلام یہ نہیں چاہتا ہے کہ دولت چند امیروں کے درمیان گردش کرتی رہے، بلکہ اسلام اس کا پھیلاؤ چاہتا ہے تاکہ سوسائٹی کا کوئی فرد محروم نہ رہے (7)۔

پارہ نمبر28

سورۃ الممتحنۃ......................سورہ نمبر60

سورہ ممتحنہ مَدَنی ہے، جس میں 2 رکوع اور 13 آیاتِ بینات ہیں۔

ممتحنہ کا معنی ہے امتحان لینے والی۔ چونکہ اس سورہ مبارکہ میں مسلمانی کا دعویٰ کرنے والی عورتوں کا امتحان لینے کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اس کا نام ممتحنہ رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں اسلامی ریاست کے استحکام کے لئے اندرونی اور بیرونی جاسوسوں، خصوصاً خواتین جاسوسوں پر نظر رکھنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی ریاست کی کارجہ پالیسی (Foreigh policy) کے ضمن میں بتایا کہ اللہ اور مسلمانوں کے دشمنوں کی اپنا دوست اور راز دار نہ بناؤ۔ البتہ حلیف کا فرحکومتوں (Friendly Non Islamic States) سے دوستی کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح داخلہ پالیسی کے حوالے سے عورتوں کی شہریت کے قوانین (Sitizenship and immigration laws) کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کی تنظیم اور جماعت سازی کے لئے بیعت کو مسنون اساس قرار دیا گیا ہے۔

پارہ نمبر28

سورۃ الصف......................سورہ نمبر 61

سورہ صف مَدَ نی ہے جس میں 2 رکوع اور 14 آیاتِ بینات ہیں۔

''صف'' کا معنی قطار ہے، آیت کریمہ 4 میں یہ لفظ آیا ہے اسی مناسبت سے اس سورہ مبارکہ کا ''صف'' رکھا گیا۔

اس سورہ مبارکہ میں ایک مسلمان کو گفتار کا غازی بننے کی بجائے کردار کا غازی بننے کی پُر زور دعوت دی گئی ہے۔ تسبیح وتحمید تو زمین آسمان کی ہر چیز کرتی ہے، ہم سے اللہ کو غلبہ دین کے لئے جان ومال کی قربانی مطلوب ہے۔

یہود ونصاریٰ نے اپنے نبیوں کی نافرمانی کی، ہمیں ان کی روش ترک کرکے اس راستے پر چلنا چاہیے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بعثت ہے، اس طرح ہم انصار اللہ یعنی اللہ کے دین کے مددگار بن سکتے ہیں۔

اس سورہ مبارکہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں اہم جنگی اصول صف بندی، منصوبہ بندی اور تنظیم کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔

پارہ نمبر28

سورۃ الجمعۃ.......................سورہ نمبر62

سورہ جمعہ مَدَنی ہے جس میں 2 رکوع اور 11 آیاتِ بینات ہیں۔

جمعہ دراصل اسلامی اصطلاح ہے اور ایک خاص دن کا نام ہے جس میں مسلمانوں کا خصوصی اجتماع ہوتا ہے اور اجتماعی طور پر جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہے۔

اس سورہ مبارکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ لوگوں کو قرآن کی آیات پڑھ کر سناتے، ان کا تزکیہ کرتے اور کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہودیوں کے اس دعوے کی تردید بھی کی گئی ہے کہ وہ اولیاءاللہ یعنی اللہ کے محبوب ہیں، ان سے کہا گیا ہے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو موت کی تمنا کرو، یہودیوں کا یہ دعویٰ بھی تھا کہ بنی اسرائیل کے علاوہ کسی دوسری قوم میں رسول نہیں آ سکتا۔ ان دونوں دعوؤں کی تردید کرنے کے ساتھ ساتھ احکام جمعہ بتانے کے لئے یہ سورہ مبارکہ نازل کی گئی۔

اس سورہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں یہودی علماء کو اس گدھے کے مشابہ قرار دیا گیا ہے جس پر کتابیں لادی ہوئی ہوں۔